کلامِ بلھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

ملک محمد شاکر

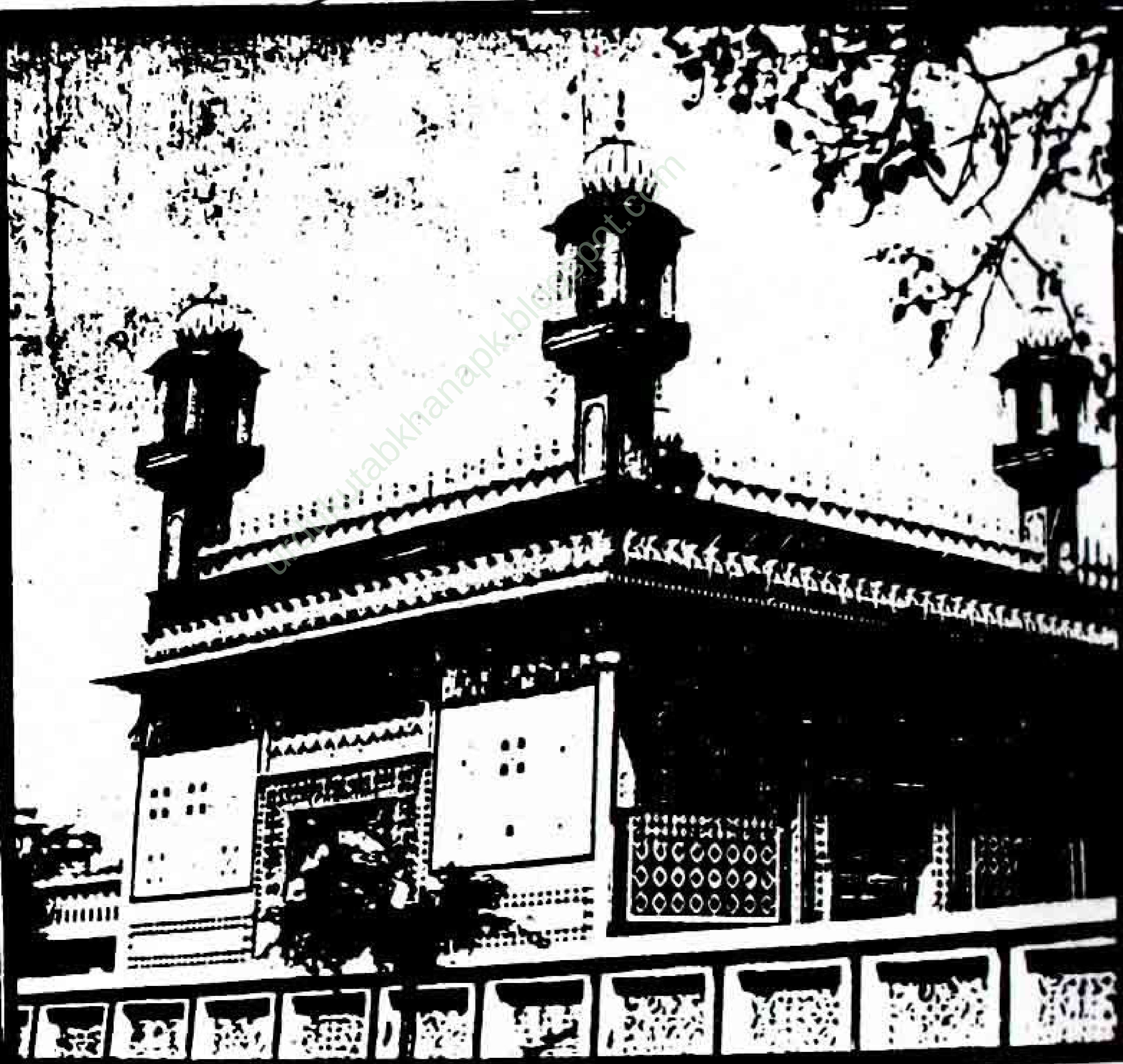
ناشر

راجہ محمد اختر

دربار عالیہ کھڑی شریف

کلام باھُو رحمۃ اللہ علیہ

از:- سلطان العارفین حضرت سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ



شبّیر برادرز ٭ اُردو بازار ٭ لاہور

نام کتاب---------------- کلام باھو رحمۃ اللہ علیہ

مصنف-------------------- حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ

ناشر---------------------- شبیر برادرز لاہور

ترتیب-------------------- محمد اکبر قادری

اشاعت------------------ ۲۰۰۰ء

تعداد--------------------- ۱۱۰۰

قیمت--------------------- 36

حضرت سلطان باہو سروری قادری

حضرت سلطان باہوؒ جلیل القدر اولیا سے ہیں آپ خطہ پنجاب میں بہت مشہور ہیں۔ آپ سلطان العارفین اور شمس السالکین ہیں۔ آپ بارگاہ رب العزت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کے مقرب اور حضوری تھے آپ زہد و تقویٰ میں یکتائے زمانہ تھے۔

۱۔ خاندان: آپ قبیلہ اعوان سے ہیں۔ آپ کے والد ماجد دہلی کے بادشاہ کے منصب دار تھے۔ نہایت نیک متبع سنت حافظ قرآن فقیہہ اور عالم باعمل بزرگ تھے۔ ان کی شادی بی بی راستی سے ہوئی۔ اور ان کو شور کوٹ ضلع جھنگ میں شاہجہان نے ایک سالم گاؤں قہرگان اور پچاس ہزار بیگھے زمین چند آباد کنوؤں کے ساتھ بطور انعام کے عطا فرمائی۔ چنانچہ آپ کے والد نے شور کوٹ قصبہ میں سکونت اختیار کر لی۔

۲۔ پیدائش: آپ کی پیدائش شور کوٹ شہر میں ۱۰۳۹ھ میں ہوئی۔ آپ کا نام سلطان محمد باہو رکھا گیا۔ اس وقت اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کا عہد حکومت تھا۔

۳۔ شجرہ نسب: آپ کا شجرہ نسب یہ ہے۔
حضرت سلطان باہو بن حضرت بازید محمدؒ بن حضرت فتح محمدؒ بن حضرت اللہ دتہ بن حضرت محمدؒ تمیم بن حضرت محمدؒ منان بن حضرت موغلا بن حضرت محمدؒ پیدا بن حضرت محمدؒ سگھرا بن حضرت محمدؒ نون بن حضرت سلاؒ بن حضرت محمدؒ بہاری بن حضرت محمدؒ جیون بن حضرت محمدؒ ہرگن بن حضرت نور شاہ بن حضرت امیر شاہ بن حضرت قطب

۴۔ بچپن: بچپن ہی سے حضرت باہوؒ کی پیشانی سے انوار ولایت تاباں و نمایاں نظر آتے تھے۔ اور بعض ایسی باتیں پائی جاتی تھیں کہ جن سے اندازہ ہوتا تھا کہ آپ آئندہ چل کر آسمان ولایت کے روشن آفتاب بنیں گے۔ سلطان باہوؒ نے شورکوٹ ہی میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ تعلیم ظاہری کے بعد وہ علوم باطنی کی طرف متوجہ ہوئے۔

۵۔ فیض مصطفویؐ: ولایت کسبی نہیں وہبی چیز ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جس پر چاہا اپنی عنایت کر دی۔ جسے چاہا منتخب کر لیا۔ اس انتخابِ خداوندی کے لیے کوئی انسان ضابطہ مقرر نہیں کر سکتا حضرت سلطان العارفین مادرزاد ولی تھے۔

جب آپ سن بلوغت کو پہنچے تو ایک روز کا واقعہ ہے کہ آپؒ قصبہ شورکوٹ کے قریب کھڑے تھے اچانک ایک صاحب حشمت، صاحب نور اور بارعب سوار نمودار ہوا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو پیچھے بٹھا لیا پہلے تو آپ ڈرے لیکن کچھ دیر بعد دل کو ٹھہرایا جرأت کی، اور سوال کیا کہ حضرت آپ کی تعریف کیا ہے اور مجھے کہاں لے جانے کا ارادہ ہے؟ اس پاکیزہ دل سوار نے پہلے توجہ کی اور اس کے بعد اپنی زبان درفشاں سے ارشاد فرمایا "میرا نام علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے اور میں تجھے حسب الارشاد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی مجلس پاک میں لیے جا رہا ہوں یہ سن کر آپؒ مطمئن ہو گئے تھوڑی دیر بعد آپ کو حاضر مجلس کر دیا اس وقت حضرت صدیق اکبرؓ۔ حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم اجمعین بھی اہل بیت اطہار کی نورانی مجلس میں حاضر تھے۔ آپ کو دیکھتے ہی سب سے پہلے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مجلس سے اٹھے اور حضرت سلطان العارفین قدس سرہ سے ملاقات کی اور توجہ فرما کر رخصت ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جب تینوں خلفائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باری باری رخصت ہو گئے اور مجلس میں صرف اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہی رہ گئے۔ تو حضور سلطان العارفین قدس سرہ ارشاد فرماتے

ہیں کہ اس وقت مجھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرہ انور سے اس قسم کے آثار نظر آتے تھے۔ کہ میری بیعت کے لیے نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے انہیں ارشاد ہوگا مگر بظاہر خاموش تھے۔

کچھ دیر کے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک میری طرف بڑھائے اور ارشاد فرمایا، میرے ہاتھ پکڑو۔ مجھے دونوں مبارک ہاتھوں سے بیعت اور تلقین فرمایا۔ آپ کے مبارک ہاتھوں کے پکڑنے کی دیر تھی کہ میرے لیے درجات اور مقامات کا کوئی حجاب باقی نہ رہا دور اور نزدیک کی ہر چیز یکساں دکھائی دینے لگی لوح محفوظ کے تمام پردے اٹھ گئے اول آخر، ظاہر باطن ایک جیسا ہو گیا۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب "عین الفقر شریف" میں فرماتے ہیں کہ مرشد کامل ایسا ہی ہونا چاہیے جو طالب کو ایک ہی نظر سے مراتب انتہا کو پہنچا دے اور تمام حجابات کو دور کر کے اسے مشاہدات میں غرق کر دے۔ پھر فرماتے ہیں کہ جب نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام تلقین فرما چکے تو سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالے عنہا نے مجھے فرمایا کہ تو میرا فرزند ہے" میں نے حضرت سبطین الشریفین امام السعیدین حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے مبارک قدموں کو چوما اور اپنی کانوں میں غلامی کا حلقہ پہنایا۔

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کے بعد مجھے فرمایا کہ خلق خدا سے محبت کرنا کیونکہ تمہارا مرتبہ دن بدن بلکہ گھڑی بہ گھڑی ترقی پر ہوگا اور ابدآلاباد تک ایسا ہی ہوتا رہے گا۔ کیونکہ یہ حکم سروری اور سرمدی ہے اس کے بعد آقائے نامدار، مالک کون ومکان، محبوب رب دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے قطب الاقطاب غوث الاغیاث محبوب سبحانی حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا حضرت پیر دستگیر قدس سرہ العزیز نے مجھے سرفراز فرمانے کے بعد خلقت کے لیے ارشاد و تلقین کا حکم دیا۔

حضرت سلطان العارفین قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ دیکھا ان ظاہری آنکھوں سے دیکھا جو سر میں موجود ہیں اور جو کچھ سنا ان ظاہری کانوں سے سنا اور بمعہ

جسم مجلس پاک میں حاضر ہوا۔

اس روز کے بعد آپ پر ذات الٰہی کے انوار و جذبات اسی طرح متجلے ہونے لگے کہ سینکڑوں آدمیوں کو ایک ہی نگاہ سے ایک ہی قدم پر خدارسیدہ واصل باللہ کر دیتے تھے چنانچہ لاکھوں طالبان حق کی مرادیں آپ کی نظر کرم سے بر آئیں سبحان اللہ مالک کائنات جل مجدہ، اپنے بندوں میں سے جسے چاہے بلا محنت و مشقت اپنا قرب ووصال بخش دے، یہ اس کی عنایت اور خاص فضل ہے۔ اس فیض یابی کے بعد حضرت سلطان العارفین سلطان باہو قدس سرہ ہر وقت اور ہر گھڑی وحدانیت میں مستغرق حق تعالےٰ کی تجلیات کے مشاہدوں سے مشرف اور ذات مطلق کے جلال و جمال کے دیدار میں مست رہتے تھے۔

۶۔ تلاش مرشد کامل: آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا بیٹا! تمہیں اللہ تعالےٰ نے اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اس لیے اب تمہیں کسی مرشد کامل کے ہاتھ پر بیعت کرنی چاہیے۔ آپ نے عرض کیا مجھے خدا کی معرفت حاصل ہے اور میرے مرشد کامل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ والدہ ماجدہ نے فرمایا پھر بھی ظاہری مرشد پکڑنا لازمی ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو باوجود اللہ تعالےٰ کی ہم کلامی کا شرف حاصل ہونے کے حصول ارشاد اور تلقین کے لیے حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ چلنا پڑا جس کا مفصل ذکر سورہ کہف میں موجود ہے یہ سن کر آپؒ نے عرض کیا آپ میرے لیے کافی مرشد ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا بیٹا! عورتوں کو بیعت اور تلقین کرنے کا حکم نہیں کیونکہ امہات المومنین اور سیدۃ النسا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہم اور رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا نے کسی کو بیعت کی تلقین نہیں کی پس مجھے بیعت کا حکم کیسے ہو سکتا ہے آپ نے عرض کی کہ میں مرشد کامل کہاں سے تلاش کروں؟ فرمایا کہ خدا کی زمین میں چل پھر کر تلاش کرو اور بابرکت ہاتھ سے اشارہ مشرق کی طرف کیا۔ آپ فوراً اُٹھے والدہ ماجدہ کو سلام کہا اور دریائے راوی کی طرف چل پڑے جب آپ دریا کے کنارے پہنچے تو وہاں آپ نے حضرت شاہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

کے فیض عام کا شہرہ سنا جو ایک گاؤں میں (جس کا نام بغداد تھا) سکونت رکھتے تھے۔ آپ وہیں ان کے پاس پہنچے تو آپ خاموش ہو کر بیٹھ گئے پھر اپنا مقصود عرض کیا حضرت شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اے درویش تم چند روز ٹھہرو۔ مجاہدہ کرو اور تمہاری ڈیوٹی مسجد کا پانی بھرنا ہے۔

آپ نے پانی بھرنے کے لیے مشک مانگی اور درویشوں نے مشک لا کر دی آپ نے ایک ہی مشک بھر کر ڈالی تو مسجد کا حمام اور تمام صحن پانی سے بھرپور ہو گیا۔ درویشوں نے یہ واقعہ شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے حضرت سلطان العارفین قدس سرہ کو بلایا اور فرمایا۔ اے درویش کیا تمہارے پاس دنیا کا مال ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں ہے؟ شاہ صاحب نے فرمایا تو پھر یاد رکھو دو کام نہیں ہو سکتے پہلے مال و متاع سے فارغ ہو لو پھر اس مقصد کے لیے یہاں آنا۔ یہ سن کر آپ فوراً گھر واپس آئے چونکہ آپ کی والدہ ماجدہ بھی ولی اللہ تھیں اس لیے انہوں نے پہلے ہی سے آپ کے اس غرض سے لوٹنے کا ذکر آپ کی پاکیزہ ازدواج سے کر دیا تھا۔ اور انہیں اپنا اپنا زیور اور نقدی محفوظ کر لینے کا حکم بھی دے دیا تھا انہوں نے زیور وغیرہ زمین میں دفن کر دیا تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔ اس وقت سلطان العارفین قدس سرہ کے فرزند حضرت نور محمد علیہ الرحمتہ شیر خوارگی کی حالت میں گہوارے میں تھے جب آپ تشریف لائے تو والدہ ماجدہ نے آنے کی وجہ پوچھی۔ حضور نے عرض کیا کہ شیخ نے دنیاوی مال و متاع کو دور کرنے کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا اگر کوئی مال نظر آتا ہے تو لے کر دور کر دو۔ آنحضرت قدس سرہ نے بچے کی انگلی میں انگوٹھی دیکھی جو نظر بد کے بچاؤ کے لیے ڈالی گئی تھی آپ نے اسے اتار کر باہر پھینک دیا۔ پھر آپ نے فرمایا اگر کوئی دنیاوی مال ہے تو دو تاکہ اسے باہر پھینک دوں والدہ ماجدہ نے فرمایا بیٹا تمہارے گھر میں مال کہاں آپ نے عرض کیا ابھی مجھے بدبو آتی ہے والدہ ماجدہ نے فرمایا اگر بدبو آتی ہے تو جہاں ملتا ہے لے کر باہر پھینک دو چنانچہ جس جگہ زیور وغیرہ دبایا ہوا تھا وہاں سے نکال کر آپ نے باہر پھینک دیا اور فارغ ہو کر شاہ حبیب اللہ علیہ الرحمتہ کی خدمت میں حاضر

ہوئے۔ شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تم دنیاوی مال سے تو فارغ ہو گئے۔ اب اپنی عورتوں کا کیا کرو گے؟ چنانچہ آپ دیدار ذات کے مست الست اسی وقت واپس گھر لوٹے تاکہ اپنی ازدواج کو آزاد کر دیں۔ اللہ! اللہ! یہ ہے خدا کی سچی طلب! شاہ صاحب نے آپ کا امتحان کتنا سخت لیا۔ مگر آپ ہیں کہ خدا کی طلب میں کسی چیز کی پرواہ نہیں کر رہے ہے۔

کیست صائب زہرہ کس را سینہ بر سنداں زدن
از دو صد مے عاشق یکے بے باک مے آید بروں

آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کی مستورات کو اطلاع دی کہ میرا بیٹا اب تم سے قطع تعلق کی غرض سے آ رہا ہے تم ہوشیار ہو جاؤ اور میرے پیچھے بیٹھ جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ خدا کی طلب میں مست تمہارے حق میں کوئی شرعی کلمہ کہہ دے چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا اتنے میں سلطان العارفین قدس سرہ بھی تشریف لے آئے۔ والدہ ماجدہ نے فرمایا بیٹا تمہاری مستورات تمہیں اپنے حقوق بخش دیتی ہیں۔ اگر تم خدا کو حاصل کر کے آؤ گے تو بہتر، ورنہ تمہیں ان کے حقوق ادا کرنے کے لیے آنے کی ضرورت نہیں۔ چونکہ آپ شریعت کے سخت پابند تھے اس لیے اپنی والدہ ماجدہ کی فرمانبرداری میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھتے تھے والدہ صاحبہ کی یہ نصیحت بھی آپ پر اثر کر گئی اپنی مستورات کی زبان سے ان کے حقوق کی معافی قبول کر کے پھر شاہ صاحب رحمتہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے نظر کاملہ سے توجہ فرمائی پھر آپ سے حصول مراد کے متعلق پوچھا آپ نے عرض کیا یا شیخ! جو مقامات آپ کی توجہ سے آج منکشف ہوئے ان سے تو میں اپنے گھوارے میں ہی گزر چکا تھا۔

فرمایا، کہ اے درویش جس نعمت کے تم مستحق ہو وہ ہمارے امکان سے باہر ہے البتہ ہم تمہاری اتنی رہنمائی کرتے ہیں کہ جس جگہ تمہارا نصیبہ ہے وہ جگہ بتا دیتے ہیں وہاں جا کر اپنا نصیبہ لے لو۔ پھر حضرت شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ تم میرے شیخ سید السادات حضرت پیر عبد الرحمن شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ دہلوی قادری

کی خدمت میں جاؤ جو ظاہر شاہی منصب دار ہیں چنانچہ حضرت سلطان العارفین قدس سرہ، دہاں سے دہلی رخصت ہوئے راستے میں بہت سے ابدال، اوتاد، مجذوب کشاں کشاں آپ کے حضور میں حاضر ہو کر ملاقات کا شرف حاصل کرتے۔

پیر عبدالرحمان کی بیعت و حصول خلافت: حضرت شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ علیہ سے دہلی رخصت ہونے کے بعد اثنائے سفر میں آپ نے ایک ایسا مجذوب دیکھا جس نے آپ کے خلیفہ سلطان حمید بھکر والے کی پشت کی طرف سے ہو کر سلطان حمید پر لکڑی کا ایک ایسا وار کیا کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اس مست نے دوسری طرف لکڑی مارنے کے لیے اٹھائی تو حضرت سلطان العارفین قدس سرہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا اے صاحب یس کہ ہم درویش اہل صحو اہل سنت و جماعت ہیں ہمیں ایسا کرنا روا نہیں وہ مست باز آیا اور چلا گیا۔ پھر آپ نے سلطان حمید کو حالت سکر سے صحو میں لاکر روانہ ہونے سے پہلے فرمایا کہ اے حمید اگر ہمیں خبر نہ ہو جاتی اور وہ مجذوب دوسری دفعہ تمہیں لکڑی مار بیٹھتا تو ہم بھی تمہیں مستی سے ہوش میں نہ لا سکتے۔

پھر آپ وہاں سے آگے رخصت ہو کر تلاش حق میں سفر طے کرتے ہوئے شہر دہلی کے قریب آ پہنچے۔ اُدھر حضرت شیخ سید عبدالرحمن رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اپنے ایک درویش کو فرمایا کہ فلاں راستے اس شکل وصورت اور حلیہ کا ایک فقیر آرہا ہے جاؤ اور اسے ہمارے پاس لے آؤ۔

غور فرمایئے ایک ولی کامل کی فراست، وسعت علم اور نگاہ کتنا کام کر رہی ہے سید السادات حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ شاہی منصب دار ہیں۔ آپ بیک وقت حکومت کی طرف سے سپرد کیے ہوئے کام کو بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ طالبانِ حق کی تلقین کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ حضور نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس پاک سے کبھی غیر حاضر نہیں اور اسی وقت میں سینکڑوں میل دور سے آنے والے طالبِ صادق کو بھی دیکھ رہے ہیں اس کے آنے کی غرض اور ارادے کا بھی علم رکھتے ہیں

اس کا اٹھا ہوا قدم جس زمین پر پڑنے والا ہوتا ہے۔ اُس زمین کو بھی جانتے ہیں۔ آنے والا ابھی دور ہے اور آپ وہیں بیٹھے ایک درویش کو یہ کہہ کر بھیج رہے ہیں کہ، جاؤ اس شکل وصورت کا ایک انسان فلاں فلاں راستہ سے ہوتا ہوا فلاں گلی سے شہر میں داخل ہونے والا ہے اُسے ہمارے پاس بلا لاؤ۔ ولی اللہ کی یہ ایک ادنیٰ سی کرامت ہے یہاں تو آنے والے اور بلانے والے دونوں کی مرضی ہی ایسے تھی ورنہ اگر وہ چاہتے تو پہلا قدم ہی اٹھا کر منزل مقصود پر رکھ سکتے تھے کیونکہ اولیا اللہ کی صف میں ان مقدس ہستیوں کو وہ مرتبہ اور مقام حاصل تھا جس مرتبہ کے اہل اولیا اللہ کو باذن اللہ تعالیٰ زمان و مکان پر تصرف حاصل ہوتا ہے یہ جب چاہتے ہیں وہی وقت ہوتا ہے (ہو جاتا ہے) اور اسی طرح مکان کو بھی اپنی مرضی کے مطابق قبض کر لیتے ہیں۔

آمدم برسر مطلب وہ درویش حکم سنتے ہی آپ کے بتائے ہوئے راستے کی طرف چل پڑا، حضرت سلطان العارفین قدس سرہ بھی اُسی راستے چلے آ رہے تھے جب وہ درویش آپ کے پاس پہنچا تو آپ کو سید السادات حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے بتائے ہوئے حلیہ اور شکل وصورت کو پاکر اپنے ہمراہ کر لیا، اور حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں لا حاضر کیا۔ سید السادات حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور خلوت میں لے گئے اور ایک دم میں ایک ہی نگاہ سے نعمت عظمیٰ سے مالا مال کر دیا۔ فیض ازلی سے مستفیض فرمایا، آپ کی امانت آپ کے سپرد کی اور ساتھ ہی گھر جانے کی اجازت بھی فرمادی۔

آپ نعمت سے پُر اور فیض رسانی کے جذبات سے لبریز تھے باہر تشریف لائے اور رہر خاص وعام پر توجہ کرنے لگے۔ لوگوں نے بھی جب دیکھا کہ ایک فقیر کامل قیمتی گوہر مفت تقسیم کر رہا ہے تو موقعہ کو غنیمت جانا اور دھڑا دھڑ فیض حاصل کرنا شروع کر دیا۔ پھر کیا تھا منٹوں کے اندر اندر بے شمار مخلوق خدا جمع ہو گئی بازار اور گلیاں لوگوں سے بھر گئیں، راستے بند ہو گئے اور تمام شہر میں غل سا مچ گیا۔ حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے درویش بھی اُدھر آ نکلے جب مخلوق خدا کو اس طرح سے جمع دیکھا تو وجہ دریافت

کر کے حضرت پیر عبد الرحمن قادری رحمتہ اللہ علیہ (یعنی اپنے شیخ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضرت! آج شہر میں ایک ولی اللہ داخل ہوا ہے جو اپنی توجہ سے عام مخلوق خدا کو جذبات الٰہی میں لاتا ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ! اور اچھی طرح معلوم کر کے آؤ کہ وہ درویش کون ہے کہاں کا رہنے والا ہے، اور کس خاندان اور سلسلہ سے تعلق رکھتا ہے! درویش وہاں پہنچے تو دیکھتے ہی پہچان لیا۔ دوڑتے ہوئے حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضرت یہ تو وہی درویش ہے جسے آپ نے تلقین فرمائی ہے اور فیض بخش کر رخصت کیا ہے یہ سن کر آپ کو سخت رنج ہوا اور فرمایا کہ جاؤ اسے میرے پاس لے آؤ۔ درویش واپس گئے اور حضرت سلطان العارفین قدس سرہ، کو حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ حضرت پیر صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے جھڑک کر فرمایا کہ اے درویش ہم نے تجھے یہ خاص نعمت عنایت کی اور تو نے عام کر دی آپ نے عرض کیا سیدی جب بڑھیا عورت روٹی پکانے کا توا بازار سے خریدتی ہے تو اسے بجا کر دیکھتی ہے کہ آیا یہ مجھے کام دیتا رہے گا؟ اس میں کوئی خرابی تو نہیں! اور جب ایک لڑکا لکڑی کی کمان خریدتا ہے تو اسے کھینچ کر دیکھتا ہے کہ اس میں لچک کافی ہے یا نہیں؟ سو میں نے جو آپ سے "نعمت عظمیٰ" حاصل کی ہیں بھی اس کی آزمائش کرتا تھا، کہ مجھے آپ سے کس قدر نعمت عطا ہوئی، اور اس کی ماہیت کیا ہے۔ پس جس طرح حضرت سید المرسلین احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے مجھے حکم ہوا تھا کہ خلق خدا سے ہمت کر، اسی طرح آپ نے بھی حکم دیا تھا کہ اسے آزماؤ اور فیض کو عام کر دو۔ انشاء اللہ العزیز قیامت تک یہ نعمت ترقی پر ہو گی۔

۸۔ اتباع شریعت:

خلاف پیمبر کسے راہ گزید   کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

سلطان العارفین نے زندگی بھر کوئی خلاف شریعت کام نہیں کیا۔ فرض تو فرض ایک مستحب تک نہیں چھوڑا۔ استغراق کے عالم میں جب کئی کئی ہفتے گذر جاتے تو فارغ ہوتے

ہی آپ قضا نماز ادا کرتے ۔ آپ فرماتے ہیں جو لوگ پانچ وقت اللہ کے نام کی پکار پر اس کے دربار میں حاضر ہونے کی تکلیف برداشت نہیں کرتے ۔ ان کے زبانی دعویٰ محبت کی کیا حقیقت ہے ۔ آپ نے دانشگاف الفاظ میں فرمایا ۔

ہر مراتب از شریعت یافتم   پیشوائے خود شریعت ساختم

دلی را دلی می شناسد کے مصداق آپ کے مقام کا تعین تو کوئی واقف حال ہی کر سکتا ہے ۔ آپ تیرا اسم ذات ہو کے مظہر عین ہیں ۔ رسالہ روحی شریف میں لکھتے ہیں ۔

"و بمنزل فقر از بارگاہ کبریا حکم شد کہ تو عاشق مائی ۔ ایں فقیر عرض نمود کہ عاجز را توفیق عشق حضرت کبریائیست باز فرمود کہ تو معشوق مائی ۔ باز ایں عاجز ساکت ماند ۔ پر توشعاع حضرت کبریا بندہ را ذرہ اور در ابحار استغراق مستغرق ساخت و فرمود تو عین ما ہستی و ما عین تو ہستم ۔ در حقیقت حقیقت مائی و در معرفت یار مائی و در ہو میروت سر یا ہو ہستی ۔"

۹۔ تصنیفات: آپ نے علم تصوف پر ڈیڑھ صد کے قریب کتابیں بزبان فارسی چھوڑی ہیں ۔ مجموعہ ابیات پنجابی بھی آپ کی یادگار ہیں ۔ آپ کے تصوف کا انداز اچھوتا ۔ بدا گانہ اور انمول ہے ۔ آپ نے تصوف کی قدیم اصطلاحوں کو بہت کم استعمال کیا ہے ۔ جو کچھ لکھا باطنی توفیق اور تائید ایزدی سے لکھا ہے ، صاف اور دو ٹوک الفاظ کہتے ہیں ۔ بلا شک و شبہ اس قحط الرجال میں یہ کتابیں مرشد کامل کا کام دیتی ہیں ۔ ان کتابوں کی ایک خوبی جو آپ کو شاید ہی تصوف کی کسی اور کتاب میں ملے یہ ہے کہ صاحب تعلق جو کچھ مطالعہ کرتا ہے ۔ وہ سب کچھ خواب میں اس پر منکشف اور وارد ہو جاتا ہے ۔

آپ کی جن کتابوں کا پتہ چل سکا ان کے نام یہ ہیں :۔

(۱) عین الفقر کبیر ۔ (۲) عین الفقر صغیر ۔ (۳) عقل بیدار کبیر ۔ (۴) عقل بیدار صغیر ۔ (۵) ۔ کلید التوحید کبیر ۔ (۶) کلید التوحید صغیر ۔ (۷) مجالستہ النبی ۔ (۸) ، محبت الاسرار ۔

۹۔ اسرار قادری۔ (۱۰) توفیق الہدایت۔ (۱۱) تیغ برہنہ۔ (۱۲) مجموع الفضل (۱۳) محک الفقر الکبیر۔ (۱۴) محک الفقر الصغیر۔ (۱۵) فضل اللقاء۔ (۱۶) شمس العارفین۔ (۱۷) رسالہ روحی اورنگ شاہی۔ (۱۸) امیر الکونین۔ (۱۹) مفتاح العاشقین۔ (۲۰) قرب دیدار۔ (۲۱) نور الہدیٰ۔ (۲۲) دیوان اردو۔ (۲۳) دیوان فارسی۔ (۲۴) دیوان پنجابی وغیرہ

ان کتابوں کے مطالعہ سے جہاں آپ کے غیر معمولی تجر علمی، غیر معمولی استعداد اور صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے، وہیں یہ کتابیں ایک سالک راہ طریقت کے لیے عرفان و ہدایت کی ایک گنج گراں مایہ ہیں۔

۱۰۔ وصال: حضرت سلطان العارفین نے یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ھ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں ترسیٹھ سال کی عمر میں داعی حق کو لبیک کہا۔

۱۱۔ مزار: آپ کو شور کوٹ کے قریب دریائے چناب کے کنارے موضع قہر گان کے قلعہ میں دفن کیا گیا۔ لیکن دریا کے بڑھ آنے کی وجہ سے، اور مزار مبارک کو طغیانی کا خطرہ لاحق ہونے کی وجہ سے آپ کے جسد مبارک کو وہاں سے منتقل کر کے دوسری جگہ دفن کیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۱۸۰ھ کا ہے لیکن ۱۳۳۲ھ میں جب کہ حضرت شیخ حاجی سلطان نور احمد کی سجادگی کا زمانہ تھا۔ پھر مزار مبارک کو دریا کی طغیانی کا خطرہ لاحق ہوا۔ چونکہ ماہ محرم ۱۳۳۶ھ میں جسد مبارک وہاں سے منتقل کر کے اس جگہ دفن کیا گیا۔ جہاں اب آپ کا مزار مبارک مرجع خاص و عام ہے اس لیے ماہ محرم ہی میں آپ کا عرس ہوتا ہے۔

۱۲۔ اولاد: حضرت سلطان باہو کے آٹھ صاحبزادے تھے۔ جن کے نام یہ ہیں۔

(۱) شیخ سلطان نور محمد۔ (۲) سلطان ولی محمد۔ (۳) سلطان لطیف محمد۔ (۴) سلطان صالح محمد۔ (۵) سلطان اسحاق محمد۔ (۶) سلطان فتح محمد۔ (۷) سلطان شریف محمد۔ (۸) سلطان حیات محمد۔ سلطان حیات محمد نے بچپن ہی میں وفات پائی۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی میرے من وچ مرشد لائی ہُو
نفی اثبات دا پانی ملیس ہر رگے ہر جائی ہُو
اندر بوٹی مشک مچایا جاں پھلاں تے آئی ہُو
جیوے مرشد کامل باہو جیں ایہ بوٹی لائی ہُو

۲

الف اللہ پڑھیوں پڑھ حافظ ہویوں ناں گیا حجابوں پردا ہُو
پڑھ پڑھ عالم فاضل ہویوں بھی طالب ہویوں زردا ہُو
سیئے ہزار کتاباں پڑھیاں پر ظالم نفس نہ مردا ہُو
باجھ فقیراں کسے نہ ماریا باہو ایہو چور اندر دا ہُو

۳

الف احد جد دتی وکھالی از خود ہویا فانی ہُو
قرب وصال مقام نہ منزل ناں اوتھے جسم نہ جانی ہُو
نہ اوتھے عشق محبت کائی نہ اوتھے کون مکانی ہُو
عینوں عین تھیوسے باہو سِرّ وحدت سبحانی ہُو

۴

الف اللہ صحی کیتو سے جداں چمکیا عشق اگوہاں ہو
راتیں ڈیہاں دیوے تانکھیرے نِت کرے اگوہاں سوہاں ہو
اندر بھاہیں اندر بالن اندر دیوِچ دھوھاں ہو
باہو شوہ تداں لدھیو سے جداں عشق کیتو سے سوہاں ہو

۵

الف ایہہ دنیا زن حیض پلیتی کتنی مل مل دھوون ہو
دنیا کارن عالم فاضل گوشے بہہ بہہ روون ہو
جیندے گھر وچ بہتی دنیا اوکھے گھوکر سوون ہو
جنہاں ترک دنیا تھیں کیتی باہو واہندی نکل کھلوون ہو

۶

الف الست بربکم سنیا دل میرے نت قالو بلیٰ کوکیندی ہو
حب وطن دی غالب ہوئی ہک پل سوون نہ دیندی ہو
قہر پوے تینوں رہزن دنیا توں تاں حق دا راہ مریندی ہو
عاشقاں مول قبول نہ کیتی باہو توڑے کر زاریاں روندی ہو

۷

الف ایہو نفس اساڈا بیلی جو نال اساڈے سدھا ہُو
زاہد عالم آن نوائے جتھے ٹکڑا ویکھے تھدّھا ہُو
جو کوئی اسدی کرے سواری اس نام اللہ دا لدھا ہُو
راہ فقر دا مشکل باہُو گھر ماں نہ سیرا رِدّھا ہُو

۸

الف ازل ابد نوں صحی کیتو سے دیکھ تماشے گزرے ہُو
چوداں طبق دلیندے اندر آتش لائے حجرے ہُو
جنہاں حق نہ حاصل کیتا اوہ دوہیں جہانیں اجڑے ہُو
عاشق غرق ہوئے وچ وحدت باہُو ویکھ تنہاندے مجرے ہُو

۹

الف اندر ہو تے باہر ہُو وا یدم ہو دے نال جلیندا ہُو
ہو دا داغ محبّت والا ہر دم پیا سڑیندا ہُو
جتھے ہو کرے رُشنائی چھوڑ اندھیرا دیندا ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جہڑا ہُو نوں صحی کریندا ہُو

۱۰

الف ادھی لعنت دنیا تائیں تے ساری دنیا داراں ہُو
جیں راہ صاحب دے خرچ نہ کیتی لین غضب دیاں ماراں ہُو
پیواں کولوں پُتر کوہاوے بھٹھ دنیاں مکاراں ہُو
جنہاں ترک دنیا دی کیتی باہُو لین باغ بہاراں ہُو

۱۱

الف ایہہ دنیاں زن حیض پلیتی ہرگز پاک نہ تھیوے ہُو
جیں فقر گھر دنیا ہووے لعنت اس دے جیوے ہُو
حُب دنیاں دی رب تھیں موڑے ویلے فکر کچیوے ہُو
سہ طلاق دنیانوں دیئیے جے باہُو سچ پچھیوے ہُو

۱۲

الف ایمان سلامت ہر کوئی منگے عشق سلامت کوئی ہُو
منگن ایمان شرماون عشقوں دل نوں غیرت ہوئی ہُو
جس منزل نوں عشق پچاوے ایمان نوں خبر نہ کوئی ہُو
میرا عشق سلامت رکھیں باہُو ایمانوں دیاں دھروئی ہُو

۱۳

الف ایہ تن میرا چشماں ہووے تے میں مرشد ویکھ نہ رجاں ہُو
لُوں لُوں دے مُڈھ لکھ لکھ چشماں ہک کھولاں ہک کجاں ہُو
اتیناں ڈٹھیاں صبر ناں آوے ہور کتے ول بھجاں ہُو
مُرشد دا دیدار ہے باہُو مینوں لکھ کروڑاں حجاں ہُو

۱۴

الف اندر وچ نماز اساڈی ہکسے جا نیتوے ہُو
ناں قیام رکوع سجودے کر تکرار پڑھیوے ہُو
ایہہ دل ہجر فراقوں سڑیا ایہہ دم مرے نہ جیوے ہُو
سچا راہ محمدؐ والا باہُو جیں وچ رب لبھیوے ہُو

۱۵

الف اکھیں سُرخ موہیں تے زردی ہر دلوں دل آہیں ہُو
مہا مہاڑ خوشبوئی والا پہنچ نتا وچ کداہیں ہُو
عشق مشک نہ چھپے رہندے ظاہر تھیں اتھاہیں ہُو
نام فقیر تنہاں دا باہُو جنہاں لامکانی جاہیں ہُو

۱۶

اندر کلمہ کل کل کردا عشق سکھایا کلماں ہُو
چودہ طبق کلمے دے اندر قرآن کتاباں علماں ہُو
کانے کپ کے قلم بناون لکھ نہ سکن قلماں ہُو
باہُو ایہہ کلمہ مینوں پیر پڑھایا ذرا نہ رہیاں الماں ہُو

۱۷

ایہہ تن رب سچے دا حجرا وچ پا فقیرا جھاتی ہُو
ناں کر منت خواج خضر دی تیرے اندر آب حیاتی ہُو
شوق دا دیوا بال ہنیرے متاں لبھی وست کھڑاتی ہُو
مرن تھیں اگے مر رہے باہُو جنہاں حق دی رمز پچھاتی ہُو

۱۸

ایہہ تن رب سچے دا حجرا دل کھڑیا باغ بہاراں ہُو
وچے کوزے وچے مصلے وچے سجدے دیاں تھاراں ہُو
وچے کعبہ وچے قبلہ وچے الا اللہ پکاراں ہُو
کامل مرشد ملیا باہُو اوہ آپے لیسی ساراں ہُو

۱۹

الف اوجھڑ جھل تے مارو بیلا جتھے جالن آئی ہُو
جس کدھی نوں ڈھاہ ہمیشاں اور ڈھٹھی کل دھائی ہُو
نیں جہاندی وے سراندی اوہ سکھ نہیں سوندے راہی ہُو
ریت تے پانی جتھے ہوون اکٹھے باہُو اتھے نبی نہیں بجھدی کائی ہُو

۲۰

الف آپ نہ طالب ہین کہیں وے لوکاں نوں طالب کردے ہُو
چانوں کھیپاں کردے سیپاں اللہ دے قہر توں ناہیں ڈردے ہُو
عشق مجازی تلکن بازی پیرا وَلّے دھردے ہُو
او شرمندے ہوسن باہُو اندر روز حشر دے ہُو

۲۱

الف اندر بھی ہُو باہر بھی ہُو باہو کتھاں بھیوے ہُو
سئے ریاضتاں کر کراہاں توڑے خون جگر دا پیوے ہُو
لکھ ہزار کتاباں پڑھ کے دانشمند سدیوے ہُو
نام فقیر تہیندا باہُو قبر جہاندی جیوے ہُو

۲۲

الف اللہ چنبے دی بوٹی میرے من وچ مرشد لاندا ہُو
جس گت اتے سوہنا راضی ہوندا اوہو گت سکھاندا ہُو
ہر دم یاد رکھے ہر ویلے سوہنا اٹھاندا بہاندا ہُو
آپ سمجھ سمجھیندا باہُو آپ آپے بن جاندا ہُو

۲۳

ب باہو باغ بہارا کھڑیاں نرگس ناز شرم دا ہُو
دِل وچ کعبہ صحی کیتو سے پاکوں پاک نرم دا ہُو
طالب طلب طواف تمامی حب حضور حرم دا ہُو
گیا حجاب تھیو سے حاجی باہُو جداں بخشیو س راہ کرم دا ہُو

۲۴

ب بغداد شہر دی کیا نشانی اچیاں لمیاں چیراں ہُو
تن من میرا پرزے پرزے جیوں درزی دیاں لیراں ہُو
اینہاں لیراں دی گل کفنی پا کے رلساں سنگ فقیراں ہُو
بغداد شہر دے ٹکڑے منگساں باہُو کرساں میراں میراں ہُو

۲۵

ب۔ بغداد شریف وچ کراہاں سودا نیں کتوسے، ہُو
رتی عقل دی کراہاں بھار غماں دا گھد وسے ہُو
بھار بھریرا منزل چوکھیری اوڑک وچ پہتیوسے ہُو
ذات صفات صحی کتوسے باہُو تاں جمال لدھوسے ہُو

۲۶

ب۔ باہجھ حضوری نہیں منظوری توڑے پڑھن بانگ صلاتاں ہُو
روزے نفل نماز گزارن توڑے جاگن ساریاں راتاں ہُو
باجھوں قلب حضور نہ ہووے توڑے کڈھن سے زکاتاں ہُو
باہُو باجھ فنا رب حاصل ناہیں ناں تاثیر جماتاں ہُو

۲۷

ب۔ بے ادباں ناں سار ادب دی گئے ادباں توں وانجے ہُو
جیہڑے تھاں مٹی دے بھانڈے کدی نہ ہوندے کانجے ہُو
جیہڑے مڈھ قدیم دے کھیڑے ہوُن کدی نہ ہوندے رانجے ہُو
جیں دل حضور نہ منگیا باہُو گئے دوہیں جہانیں وانجے ہُو

۲۸

ب۔ بزرگی نوں گھت وٹن لوڑھائیے ملئے رج مکالا ہُو
لَااِلٰہ گہنّاں مڑھیا مذہب کی لگدا سالا ہُو
اِلّااللہ گھر میرے آیا جیں آن اٹھایا پالا ہُو
اساں بھر پیالا خضروں پیتا باہُو آبحیاتی والا ہُو

۲۹

ب۔ لبسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ بھی گہناں بھارا ہُو
نال شفاعت سرورِ عالم چھٹسی عالم سارا ہُو
حدوں بے حد درود نبی نوں جیندا ایڈ پسارا ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں ملیا نبیؐ سوہارا ہُو

۳۰

ب۔ نبھ چلایا طرف زمیں دے عرشاں فرش ٹکایا ہُو
گھر نہیں ملیا دیس نکالا اساں لکھیا جھولی پایا ہُو
رہ نی دنیاں ناں کر جھیڑا ساڈا اگے دل گھرایا ہُو
اسیں پردیسی ساڈا وطن دوراڈھا باہُو دم دم غم سوایا ہُو

۳۱

ب بے تے پڑھ کے فاضل ہوئے ہک حرف نہ پڑھیا کسّے ہُو
جیں پڑھیا تیں شوہ نہ لدّھا جاں پڑھیا کجھ تسّے ہُو
چودہ طبق کرن رشنائی انہیاں کجھ نہ دسّے ہُو
باہجھ وصال اللہ دے باہُو سبھ کہانیاں قصّے ہُو

۳۲

ب بوہتی میں اوگن ہاری لاج پئی گل اسدے ہُو
پڑھ پڑھ علم کریہن تکبر شیطان جیہے وتھے مسدے ہُو
لکھاں نوں بھو دوزخ والا ہک تت بہشتوں سدے ہُو
عاشقاں دے گل ہمیشاں باہُو اگے محبوباں دے کسدے ہُو

۳۳

پ پڑھ پڑھ علم ملوک رجھاون کیا ہویا اس پڑھیاں ہُو
ہرگز مکھن مول ناں آوے پھٹے دودھ دے کڑھیاں ہُو
آکھ چنڈورا ہتھ کے آئیو اس انگوری چیٹیاں ہُو
ہک دل خستہ رکھیں راضی باہُو لہن عبادت رہیاں ہُو

۳۴

پ پڑھ پڑھ عالم کرن تکبّر حافظ کرن وڈیائی ہُو
گلیاں دے وچ پھرن نمانے وتن کتاباں چائی ہو
جتھے ویکھن چنگا چوکھا اوتھے پڑھن کلام سوائی ہو
دو ہیں جہانیں سوئی مٹھے باہُو جنہاں کھادھی ویچ کمائی ہو

۳۵

پ پڑھ پڑھ علم مشائخ سداون کرن عبادت دوہری ہُو
اندر جھگی پئی لٹیوے تن من خبر ناں موری ہُو
مولا والی سدا سکھالی دل توں لاہ تکوری ہُو
باہو رب تنہاں توں حاصل جنہاں جگ ناں کیتی چوری ہُو

۳۶

پ پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں عالم ہوے بھارے ہُو
اک حرف عشق دا پڑھ نہ جانن بھلے پھرن بچارے ہُو
اک نگاہ جے عاشق ویکھے لکھ ہزاراں تارے ہُو
لکھ نگاہ جے عالم ویکھے کسے نہ کدھی چاہڑے ہُو
عشق عقل وچ منزل بھاری سئیاں کوہاں دے پاڑے ہُو
جنہاں عشق خرید نہ کیتا باہو اوہ دو ہیں جہانیں مارے ہُو

۳۷

ب پڑھیا علم تے ودھی مغروری عقل بھی گیا تلوہاں ہُو
بھلا راہ ہدایت والا نفع نہ کیتا دوہاں ہُو
سر دیتاں جے سر ہتھ آوے سودا ہار نہ توہاں ہُو
وڑیں بزار محبت والے باہُو کوئی رہبر لے کے سوہاں ہُو

۳۸

پ پاک پلیت نہ ہوندے ہرگز توڑے رہندے وچ پلیتی ہُو
وحدت دے دریا اچھلے ہک دل صحی نہ کیتی ہُو
ہک بتخانیں واصل ہوئے ہک پڑھ پڑھ رہن مسیتی ہُو
فاضل سٹ فضیلت بیٹھے باہُو عشق نماز جاں نیتی ہُو

۳۹

پ پیر ملیاں جے پیڑ ناں جاوے اس نوں پیر کی دھرناں ہُو
مُرشد ملیاں ارشاد نہ من نوں اوہ مُرشد کی کرناں ہُو
جس ہادی کولوں ہدایت ناہیں اوہ ہادی کی پھڑناں ہُو
جے سر دتیاں حق حاصل ہووے باہُو اس موتوں کی ڈرناں ہُو

۴۰

پ پاٹا دامن ہویا پرانا کچر ک سیوے درزی ہُو
حال دا محرم کوئی نہ ملیا جو ملیا سو غرضی ہُو
باجھ مربّی کسے نہ لدّھی گجھی رمز اندر دی ہُو
اوسے راہ ول جائیے باہُو جس تھیں خلقت ڈردی ہُو

۴۱

پ پنجے محل پنجاں وچ جانن ڈیوا کت ول دھریئے ہُو
پنجے مہر پنجے پٹواری حاصل کت ول بھریئے ہُو
پنجے امام تے پنجے قبلے سجدہ کت ول کریئے ہُو
باہو جے صاحب سر منگے ہرگز ڈھل نہ کریئے ہُو

۴۲

ت تارک دنیا تد تھیوسے جداں فقر ملیو سے خاصا ہُو
راہ فقر دا تد لدھیوسے جداں ہتھ پکڑیو سے کاسا ہُو
دریا وحدت دا نوش کیتوسے اجاں بھی جی پیاسا ہُو
راہ فقر رت ہنجو رووں باہو لوکاں بھانے ہاسا ہُو

۴۳

ت تلہ نبھ توکل والا ہو مردانہ ترییے ہُو
جیں دُکھ تھیں سکھ حاصل ہووے اس دُکھ تھیں نہ ڈرییے ہُو
اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا آیا چت اسے ول دھرییے ہُو
اوہ بے پرواہ درگاہ ہے باہُو اوتھے رو حاصل بھرییے ہُو

۴۴

ت تن من یار میں شہر بنایا دل وچ خاص محلّہ ہُو
آن الف دل وسوں کیتی میری ہوئی خوب تسلّہ ہُو
سب کجھ مینوں پیا سنیوے جو بولے ماسوا اللہ ہُو
دردمنداں ایہہ رمز پچھاتی باہُو بے درداں سر کھلّہ ہُو

۴۵

ت توڑے تنگ پرانے ہو دن گجھے نہ رہندے تازی ہُو
مار نقارہ دل وچ وڑیا کھیڈ گیا اک بازی ہُو
ماردلاں نوں جول دتونیں جدوں تکے نین نیازی ہُو
انہاں نال کیہ ہویا باہُو جنہاں یار نہ رکھیا راضی ہُو

۴۶

ت تسبیح داتوں کسبی ہو یوں ماریں دم ولیہاں ہُو
من دا منکا اک نہ پھیریں گل پائیں تسبیح دیہاں ہُو
دین لگیاں گل گھوٹو آوے لین لگیاں جھٹ تیہاں ہُو
پتھر چت جنہاں دے باہُو اوتھے رُلیا وسناں مینہاں ہُو

۴۷

ت تدوں فقیر شتابی بنڈا جد جان عشق وچ ہارے ہُو
عاشق شیشا تے نفس مربی جان جاناں توں وارے ہُو
خود نفسی چھڈ ہستی جھیڑے لاہ سِروں سب بھارے ہُو
باہُو باجھ مویاں نہیں حاصل تھیندا بھاویں سے سانگ اتارے ہُو

۴۸

ت توں تاں جاگ ناں جاگ فقیرا انت نوں لوڑ جگایا ہُو
اکھیں میٹیاں ناں دل جاگے، جاگے جاں مطلب پایا ہُو
ایہہ نکتہ جداں کیتا پختہ تاں ظاہر آکھ سنایا ہُو
میں تاں بھلی دیندی ساں باہُو مینوں مرشد راہ دکھایا ہُو

۴۹

ت تسبی پھیری تے دل نہیں پھریا کی لیناں تسبی پھڑ کے ہُو
علم پڑھیا تے ادب نہ سکھیا کی لیناں علم نوں پڑھ کے ہُو
چلے کٹے تے کجھ نہ کھٹیا کی لیناں چلیاں وڑ کے ہُو
جاگ بناں دُدھ جمدے ناہیں باہو بھانویں لال ہوون کڑھ کڑھ کے ہُو

۵۰

ث ثابت صدق تے قدم اگیرے تائیں رب لبھیوے ہُو
لُوں لُوں دے وچ ذکر اللہ دا ہر دم پیا پڑھیوے ہُو
ظاہر باطن عین عیانی ہُو ہُو پیا سنیوے ہُو
نام فقیر تنہا دا باہو قبر جہاندی جیوے ہُو

۵۱

ث ثابت عشق تنہاں نیں لدھا جنہاں ترٹی چوڑ چا کیتی ہُو
ناں اوہ صوفی ناں اوہ عابد ناں سجدہ کران مسیتی ہُو
خالص نیل پرانے اتے نہیں چڑھدا رنگ مجیٹھی ہُو
قاضی آن شرع ول باہو کدیں عشق نماز نہ نیتی ہُو

۵۲

ج۔ جو دل منگے ہووے ناہیں ہووں رہیا پریرے ہُو
دوست نہ دیوے دل دا دارو عشق نہ واگاں پھیرے ہُو
اس میدان محبت دے وچ ملن تا تکھیرے ہُو
میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں رکھیا قدم اگیرے ہُو

۵۳

ج جے توں چاہیں وحدت ربدی تاں مل مرشدیاں تلیاں ہُو
مرشد لطفوں کرے نظارہ گل تھیوں سبھ کلیاں ہُو
انہاں گلاں وچوں ہک لالہ ہوسی گل نازک گل پھلیاں ہُو
دو ہیں جہانیں مٹھے باہو جنہاں سنگ کیتا دو ڈلیاں ہُو

۵۴

ج جس الف مطالیہ کیتا ب دا باب نہ پڑھدا ہو
چھوڑ صفاتی لدھسن ذاتی اوہ عامی دور رجیا کردا ہُو
نفس امارہ کتراجانے ناز نیاز نہ دھردا ہُو
کیا پرواہ تنہانوں باہو جنہاں گھاڑو لدھا گھر دا ہُو

۵۵

ج جیں دل عشق خرید نہ کیتا سو دل بخت نہ بختی ھُو
استاد ازل دے سبق پڑھایا ہتھ دِتس دل بختی ھُو
بر سر آیاں دم ناں ماریں جا سر آوے سختی ھُو
پڑھ توحید تاں تھیویں واصل باھُو سبق پڑھیوے وقتی ھُو

۵۶

ج جیں دل عشق خرید نہ کیتا سو دل درد نہ بُھٹی ھُو
اس دل تھیں سنگ پتھر چنگے جو دل غفلت اٹی ھُو
جیں دِل عشق حضور نہ منگیا سو درگاہوں سُٹی ھُو
ملیا دوست نہ انہاں باھُو جنہاں چوڑ نہ کیتی ترٹی ھُو

۵۷

ج جیں دِل عشق خرید نہ کیتا سوئی خسرے مرد زنانے ھُو
خنثے خسرے ہر کوئی آکھے مردا آکھے مردانے ھُو
گلیاں دے وچ پھرن ازیلے جیوں جنگل ڈھور دیوانے ھُو
مرداں تے نامرداں دی گل تداں پوسی باھُو جداں عاشق بھسن گانے ھُو

۵۸

ج۔ جیں دم نہہ دا ایں در تیں نڈرے۔ تے سجدہ صحی وِنج کیتا ہُو
اس دم نہہ دا سر فدا تھائیں ییں بیا در بار نہ لیتا ہُو
سر دیوان سِرّ آکھن ناہیں، اساں شوق پیالا پیتا ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں عشق سلامت کیتا ہُو

۵۹

ج۔ جو پاکی بن پاک ماہی دے سو پاکی جان پلیتی ہُو
ہک بتخانیں جا واصل ہوئے ہک خالی رہے مسیتی ہُو
عشق دی بازی انہاں لئی جنہاں سر دتیاں ڈھل ناں کیتی ہُو
ہرگز دوست نہ ملدا باہُو جنہاں ترٹی جوڑ نہ کیتی ہُو

۶۰

ج۔ جو دم غافل سو دم کافر اساں نوں مرشد ایہہ پڑھایا ہُو
سنیا سخن گیاں کھل اکھیں اساں چت مولا ول لایا ہُو
کیتی جان حوالے رب دے اساں ایسا عشق کمایا ہُو
مرن توں اگے مر گئے باہُو تاں مطلب نوں پایا ہُو

۶۱

ج۔ جتھے رتی عشق وکاوے اوتھے مناں ایماں دیوے ہُو
کتب کتاباں ورد وظیفے اوتر چاپچیوے ہُو
باجھوں مرشد کجھ نہ حاصل توڑے راتیں جاگ پڑھیوے ہُو
مریئے مرن تھیں اگے باہوتاں رب حاصل تھیوے ہُو

۶۲

ج۔ جنگل دے وچ شیر مریلا باز پوے وچ گھر دے ہُو
عشق جیہا صراف ناں کوئی کجھ ناں چھوڑے وچ زر دے ہُو
عاشقاں نیند نہ بھکھ ناں کائی عاشق مول نہ مردے ہُو
عاشق جیندے تداں ڈٹھوسے باہو جداں صاحب اگے سر دھر دے ہُو

۶۳

ج۔ جنہاں عشق حقیقی پایا موہوں نہ کجھ الاون ہُو
ذکر فکر وچ رہن ہمیشاں دم نوں قید لگاون ہُو
نفسی، قلبی، روحی، سری خفی اخفیٰ ذکر کمان ہُو
میں قربان تنہاتوں باہُو جیہڑے اک نگاہ جواون ہُو

۶۴

ج۔ جیوندے کے جانن سار مویاں دی سوٹے جو مردا ہُو
قبراں دے وچ اَن ناں پانی اتھے خرچ لوڑیندا گھردا ہُو
اک وچھوڑا ماپیو بھائیاں دوجا عذاب قبر دا ہُو
واہ نصیب انہاندا باہُو جہڑا وچ حیاتی مردا ہُو

۶۵

ج۔ جیوندیاں مر رہناں ہووے تاں دلیس فقیراں بہئیے ہُو
جے کوئی سٹے گودڑ کوڑا وانگ اروڑی سہئیے ہُو
جے کوئی کڈھے گا بلاں مہنے اس نوں جی جی کہئیے ہُو
گلا الاہماں بھنڈی خواری یار دے یاروں سہئیے ہُو
قادر دے ہتھ ڈورا ساڈی باہُو جیوں رکھے تیوں رہئیے ہُو

۶۶

ج۔ جے رب ناتیاں دھوتیاں ملدا تاں ملدا ڈڈواں مچھیاں ہُو
جے رب لمیاں والاں ملدا تاں ملدا بھیڈاں سسیاں ہُو
جے رب راتیں جاگیاں ملدا تاں ملدا کال کڑچھیاں ہُو
جے رب جتیاں ستیاں ملدا تاں ملدا ڈانداں خصیاں ہُو
انہاں گلاں رب حاصل ناہیں باہُو رب ملدا دلیاں ہچھیاں ہُو

٦٧

ج جنہاں شوہ الف تھیں پایا پھول قرآن ناں پڑھدے ھُو
اوہ مارن دم محبت والا دُور ہویونیں پردے ھُو
دوزخ بہشت غلام تنہاندے چاکیتو نے بردے ھُو
میں قربان تنہاں دے باھُو جہڑے وحدتؔ یوچ وڑدے ھُو

٦٨

ج جے کردین علم وچ ہوندا تاں سر نیزے کیوں چڑھدے ھُو
اٹھاراں ہزار جو عالم آہا اوہ اگے حسینؑ دے مردے ھُو
جے کجھ ملاحظہ سرورؐ دا کردے تاں خیمے تمبو کیوں سڑدے ھُو
جیکر مندے بیعت رسولی تاں پانی کیوں بند کردے ھُو
پر صادق دین تنہاں دے باھُو جو سر قربانی کردے ھُو

٦٩

ج جد دا مرشد کاسا دِتّا تد دی بے پرواہی ھُو
کی ہویا جے راتیں جاگیوں جے مرشد جاگ نا لائی ھُو
راتیں جاگیں تے کریں عبادت ڈینہہ نندیا کریں پرائی ھُو
کوڑا تخت دنیا دا باھُو تے فقر سچی بادشاہی ھُو

۷۰

ج۔ جاں تائیں خودی کریں خود نفسوں تاں تائیں رب نہ پانویں ہُو
شرط فنا نوں جانئیں ناہیں تے نام فقیر رکھاویں ہُو
موئے باہجھ نہ سوہندی الفی اینویں گل وچ پانویں ہُو
نام فقیر تد سوہندا باہُو جد جیوندیاں مرجاویں ہُو

۷۱

ج۔ جنگل بیلیندیاں جنگل بھوندیاں میری ہکا گل نہ پکی ہُو
چلّے چلیئے مکّے حج گزاریاں میری دل دی ڈور نہ ڈکّی ہُو
ترِیہے روزے پنج نمازاں ایہہ بھی پڑھ پڑھ تھکّی ہُو
سبھے مراداں حاصل ہویاں باہُو جاں کامل نظر مہر دی تکّی ہُو

۷۲

ج۔ جاں جاں ذات نہ تھیوے باہُو تاں کم سدیوے ہُو
ذاتی نال صفاتی ناہیں تاں تاں حق لبھیوے ہُو
اندر بھی ہُو باہر بھی ہُو باہُو کتھے لبھیوے ہُو
جیندے اندر حب دنیا باہُو اوہ مول فقیر نہ تھیوے ہُو

۷۳

ج۔ جس دل اسم اللہ دا چمکے عشق بھی کردا ہلّے ہُو
بھا کستوری دے چھپیندے ناہیں بھانویں دے رکھئے سیئے پلّے ہُو
انگلیں تے چھپے دیہنہ ناہیں چھپیندے دریا نہیں بندے ٹھلّے ہُو
اسیں اوسے وچ اوہ اساں وچ باہُو یاراں یار سوّلے ہُو

۷۴

ج۔ چڑھ چناں تے کر رُشنائی ذکر کریندے تارے ہُو
گلیاں دے وچ پھرن نماتے لعلاں دے ونجارے ہُو
شالا مسافر کوئی نہ تھیوے ککھ جنہاں توں بھارے ہُو
تاڑی مار اڈاؤ ناں باہو اساں آپے اڈن ہارے ہُو

۷۵

ج۔ چڑھ چنا تے کر رُشنائی تارے ذکر کریندے تیرا ہُو
تیرے جہے چن کئی سے چڑھدے سانوں سجناں باجھ ہنیرا ہُو
جتھے چن اساڈا چڑھدا اُتھے قدر نہیں کجھ تیرا ہُو
جس دے کارن اساں جنم گوایا باہُو یار ملے اک پھیرا ہُو

۷۶

ح حافظ پڑھ پڑھ کرن تکبر مُلّاں کرن وڈیائی ہُو
ساوݨ ماںہہ دے بدلاں وانگوں پھرن کتاباں چائی ہُو
جتھے ویکھن چنگا چوکھا اُتھے پڑھن کلام سوائی ہُو
دوہیں جہانیں مُٹھے باہُو جنہاں کھادھی ویچ کمائی ہُو

۷۷

خ۔ خام کیہ جاݨن سار فقر دی جہڑے محرم ناہیں دل دے ہُو
آب مٹی تھیں پیدا ہوئے خامی بھانڈے گل دے ہُو
لعل جواہراں دا قدر کی جاݨن جو سوداگر بل دے ہُو
ایمان سلامت سوئی ویسن باہُو جہڑے بھج فقیراں ملدے ہُو

۷۸

د۔ دل دریا سمندروں ڈوگھے کون دلاں دیاں جاݨے ہُو
وچے بیڑے وچے جھیڑے وچے ونجھ موہانے ہُو
چوداں طبق دلے دے اندر جتھے عشق تمبو ونج تانے ہُو
جو دل دا محرم ہووے باہو سوئی رب پچھانے ہُو

۷۹

د- دل دریا سمندروں ڈونگھا غوطہ مار غواصی ہُو
جیں دریا وچ نوش نہ کیتا رہسی جان پیاسی ہُو
ہر دم نال اللہ دے رکھن ذکر فکر دے آسی ہُو
اس مرشد تھیں زن بہتر باہُو جو پھند فریب لباسی ہُو

۸۰

د- دل دریا خواجہ دیاں لہراں گھمن گھیر ہزاراں ہُو
رہن دلیلاں وچ فکر دے بیحد بے شماراں ہُو
ہک پردیسی دوجا نیوں لگ گیا تریا بے سمجھی یاں ماراں ہُو
ہس کھیڈن سبھ بھلیا باہُو جد عشق چنگھایاں دھاراں ہُو

۸۱

د- دلے وچ دل جو آکھیں سو دلہا دور دلیلوں ہُو
دل دا دور اگوہاں کیجے کثرت کنوں قلیلوں ہُو
قلب کمال جمالوں جسموں جو ہر جاہ جلیلوں ہو
قبلہ قلب منور ہویا باہو خلوت خاص خلیلوں ہُو

۸۲

د۔ دل کالے کولوں منہ کالا چنگا جے کوئی اس نوں جانے ہُو
منہ کالا دل اچھا ہووے تاں دل یار پچھانے ہو
ایہہ دل یار دے پچھے ہووے متاں یار وی کدی پچھانے ہُو
سے عالم چھوڑ مستیاں نٹھے باہُو جد لگے نیں دل ٹکانے ہُو

۸۳

د۔ دل تے دفتر وحدت والا دائم کریں مطالیا ہُو
ساری عمراں پڑھدیاں گزری جہلاں دے وچ جالیا ہُو
اکو اسم اللہ دا رکھیں اپنا سبق مطالیا ہُو
دوہیں جہان غلام تنہاں دے باہُو جنیں دل اللہ سمبھالیا ہُو

۸۴

د۔ درد اندر دا اندر ساڑے باہر کراں تا گھائل ہُو
حال اساڈا کیویں اوہ جانن جو دنیا تے مائل ہُو
بحر سمندر عشقے والا ہر دم رہندا حائل ہُو
پہنچ حضور آسان نہ باہُو اساں نام تیرے دے سائل ہو

۸۵

د- درد منداں دے دھوئیں دُھکھدے ڈردا کوئی ناں سِکے ہُو
انہاں دھواں دے تا تکھیرے محرم ہووے تاں سِکے ہُو
چھک شمشیر کھڑا ہے سر تے ترس پوس تاں تھِکے ہُو
ساہورے کُڑیئے اپنے ونجناں باہُو سدا ناں رہناں پیکے ہُو

۸۶

د- درد منداں دا خون جو پیندا کوئی برہوں باز مریلا ہُو
چھاتی دے وچ کتیس ڈیرا جیویں شیر بیٹھا بیلا ہُو
ہاتھی مست سندوری وانگوں کردا پیلا پیلا ہُو
اس پیلے دا سواں ناں کیجئے باہُو پیلے باجھ ناں ہوندا میلا ہُو

۸۷

د- دین تے دنیاں سکیاں بھیناں تیتوں عقل نہیں سمجھیندا ہُو
دونویں اِکس نکاح وِچ آون تینوں شرع نہیں فرمیندا ہُو
جویں اگ تے پانی ٹھاں اکے وچ واسا نہیں کریندا ہُو
دوہیں جہانیں مٹھا باہُو جیہڑا دعوے کوڑ کریندا ہُو

۸۸

د- دنیا گھر منافق دے یا گھر کافر دے سونہدی ھُو
نقش نگار کرے بہتیرے زن خوباں سبھ موہندی ھُو
بجلی وانگوں کرے لشکارے سر دے اُتوں جھوندی ھُو
حضرت عیسیٰؑ دی سلھ وانگوں باھو راہ ویندیاں نوں کوہندی ھُو

۸۹

د- دنیا ڈھونڈن والے کُتے در در پھرن حیرانیؒ ھُو
ہڈی اُتے ہوڑ تنہاں دی لڑدیاں عمر وہانیؒ ھُو
عقل دے کوتاہ سمجھ نہ جانن پیون لوڑن پانیؒ ھُو
باجھوں ذکر ربے دے باھو کوڑی رام کہانیؒ ھُو

۹۰

د- دُودھ تے دہی ہر کوئی رڑکے عاشق بھا رڑکیندے ھُو
تن چپوڑا من مندھانی، آہیں نال ہلیندے ھُو
دکھاں دا نیترا کڈھے لسکارے غماں دا پانی پیندے ھُو
نام فقیر تنہاں دا باھو جیہڑے ہڈاں توں مکھن کڈھیندے ھُو

۹۱

د- درد منداں دیاں آہیں کولوں پہاڑ پتھر دے جھڑدے ہُو
دردمنداں دیاں آہیں کولوں بھجن ناگ زمین وچ وڑدے ہُو
دردمنداں دیاں آہیں کولوں آسمانوں تارے جھڑدے ہُو
دردمنداں دیاں آہیں کولوں باہُو عاشق مول نہ ڈردے ہُو

۹۲

د- دلیلاں چھوڑ وجودوں ہشیار فقیرا ہُو
بنھ توکّل پنچھی اڈدے پلّے خرچ نہ زیرا ہُو
روز روزی اُڈکھاندے ہمیشہ نہیں کردے نال ذخیرا ہُو
مولا خرچ پوہنچاوے باہُو جو پتھر وچ کیڑا ہُو

۹۳

د- دِل بازار تے مُنہ دروازہ سینہ شہر ڈسیندا ہُو
رُوح سوداگر نفس ہے راہزن جہڑا حق دا راہ مریندا ہُو
جاں توڑی ایہہ نفس نہ ماریں تاں ایہہ وقت کھڑیندا ہُو
کردا ہے زایا ویلا باہُو جانوں تاک مریندا ہُو

۹۴

ذ- ذاتی نال ناں ذاتی رلیا سو کم ذات سڈیوے ھُو
نفس کُتے نوں بنھ کراہاں قیما قیم کچیوے ھُو
ذات صفاتوں مہناں آوے جداں ذاتی شوق نپیوے ھُو
نام فقیر تنہاں دا باھُو قبر جنہاں دی جیوے ھُو

۹۵

ذ- ذکر سب ارے ارپرے جاں جان فدا تاں فانی ھُو
فدا فانی تنہاں نوں حاصل جیہڑے وسن لامکانی ھُو
فدا فانی اوہناں نوں ہویا جنہاں چکھی عشق دی کانی ھُو
باھُو ھُو دا ذکر سڑیندا ہر دم یار ناں ملیا جانی ھُو

۹۶

ذ- ذکر کنوں کر فکر ہمیشاں ایہہ لفظ تکھا تلواروں ھُو
کڈھن آہیں تے جان جلاون فکر کرن اسراروں ھُو
ذاکر سوئی جیہڑے فکر کماون ہک پلک ناں فائے نیازوں ھُو
فکر دا پھٹیا کوئی نہ جیوے پٹ مڈھ جا یاروں ھُو

۹۷

راہ فقر دا پرے پریرے اوڑک کوئی نہ دِسّے ہُو
ناں اُتھے پڑھن پڑھادن کوئی ناں اُتھے مسلے قصّے ہُو
ایہا دنیا بت پرستی مت کوئی اس تے وِسے ہُو
موت فقیری جیں سر آوے باہُو معلم تھیوے تسّے ہُو

۹۸

د راتیں رتی نیندر نہ آوے وہاں رہے حیرانی ہُو
عارف دی گل عارف جانے کیا جانے نفسانی ہُو
کر عبادت پچھوتاسیں تیری زایا گئی جوانی ہُو
حق حضور اُنہاں نوں حاصل باہُو جنہاں ملیا شاہ جیلانی ہُو

۹۹

د راتیں نیݨ رت ہنجوں روون تے ڈیہاں غمزدہ غم زا ہُو
پڑھ توحید وڑیا تن اندر سُکھ آرام ناں سمدا ہُو
سر سولی تے چا ٹنگیو نے ایہو راز پرم دا ہُو
سدھا ہو کو بیہو ئیے باہو قطرہ رہے ناں غم دا ہُو

۱۰۰

د- رات اندھیری کالی دے وچ عشق چراغ جلاندا ہُو
جیندی سک توں دِل چا نووے توڑیں نہیں آواز سناندا ہُو
اوجھڑ جھل تے بار ڈُبیلا اتھے دم دم خوف شیہاندا ہُو
تھل جل جنگل گئے جھگیندے باہو کامل نینہہ جنہاندا ہُو

۱۰۱

د- رحمت اس گھر وچ وسے جتھے بلدے دیوے ہُو
عشق ہوائی چڑھ گیا فلک تے کتھے جہاز گھتیوے ہُو
عقل فکر دی بیڑی نوں چا پہلے پور بوڑیوے ہُو
ہر جا جانی دسے باہو جتول نظر پچیوے ہُو

۱۰۲

د- روزے نفل نمازاں تقوے سبھو کم حیرانی ہُو
انہیں گلیں رب حاصل ناہیں خود خوانی خود دانی ہُو
ہمیش قدیم جلیندا ملیو سو یار، یار نہ جانی ہُو
ورد وظیفے تھیں چھٹ رہسی باہُو جد ہورہسی فانی ہُو

۱۰۳

ز۔ زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا دل دا پڑھدا کوئی ہُو
جتھے کلمہ دل دا پڑھیئے اتھے ملے زبان ناں ڈھوئی ہُو
دل دا کلمہ عاشق پڑھدے کی جانن یار گلوئی ہُو
ایہہ کلمہ اسانوں پیر پڑھایا باہُو میں سدا سوہاگن ہوئی ہُو

۱۰۴

ز۔ زاہد زہد کریندے تھکے روزے نفل نمازاں ہُو
عاشق غرق ہوئے وچ وحدت اللہ نال محبت رازاں ہُو
مکھی قید شہد وچ ہوئی کیا اڑسی نال شہبازاں ہُو
جنہاں مجلس نال نبیؐ دے باہُو سوئی صاحب نازنواں ہُو

۱۰۵

س۔ سبق صفاتی سوئی پڑھدے جو وت ہینے ذاتی ہُو
علموں علم انہاں نوں ہویا جیڑھے اصلی تے اثباتی ہُو
نال محبت نفس کٹھونے کڈھ قضا دی کاتی ہُو
بہرہ خاص انہاں نوں باہُو جنہاں لدھا آب حیاتی ہُو

۱۰۶

س سوز کنوں تن سڑیا سارا ایں تے ڈکھاں ڈیرے لائے ھُو
کوئل وانگ کوکیندی وتاں ناں وِنجن دن اعنائے ھُو
بول پپیہا رُت ساون آئی متاں مولا مینہ وسائے ھُو
ثابت صدق تے قدم اگوہاں باھُو رب سکدیاں وست ملائے ھُو

۱۰۷

س سے روزے سے نفل نمازاں سے سجدے کر کر تھکّے ھُو
سے واری مکّے حج گزارن دل دی دوڑ نہ مکّے ھُو
چلّے چلیئے جنگل بھوناں اس گل تھیں ناں پکّے ھُو
سبھے مطلب حاصل ہوندے باھُو جد پیر نظر اک تکّے ھُو

۱۰۸

س سُن فریاد پیراں دیا پیرا میری عرض سنیں کن دھر کے ھُو
بیڑا اڑیا میرا وچ کپر اندے جتھے مچھ نہ بہندے ڈر کے ھُو
شاہ جیلانی محبوب سُبحانی میری خبر لیو جھٹ کر کے ھُو
پیر جنہاندے میراں باھُو اوہی کدھی لگدے تر کے ھُو

۱۰۹

س۔ سُݨ فریاد پیراں دیا پیرا میں آکھ سناواں کینوں ہُو
تیرے جیہا مینوں ہور نہ کوئی میں جیہیاں لکھ تینوں ہُو
پھول نہ کاغذ بدیاں والے در توں دھک نہ مینوں ہُو
میں وچ ایڈ گناہ نہ ہوندے باہُو توں بخشیندوں کینوں ہُو

۱۱۰

س۔ سو ہزار تنہاں توں صدقے جہڑے منہ نہ بولن پھکّا ہُو
لکھ ہزار تنہاں توں صدقے جہڑے گل کریندے ہکا ہُو
لکھ کروڑ تنہاں توں صدقے جہڑے نفس رکھیندے جھکّا ہُو
نیل پدم تنہاں توں صدقے باہُو جہڑے ہوون سوہن سڈاون سکّا ہُو

۱۱۱

س سینے وچ مقام ہے کیندا سانوں مرشد گل سمجھائی ہُو
ایہو ساہ جو آوے جاوے ہور نہیں شے کائی ہُو
اس نوں اسم الاعظم آکھن ایہو سرّ الٰہی ہُو
ایہو موت حیاتی باہُو ایہو بھیت الٰہی ہُو

۱۱۲

ش شور شہر تے رحمت وسّے جتھے باھُو جالے ہُو
باغباناں دے بوٹے وانگوں طالب نت سمہالے ہُو
نال نظارے رحمت والے کھڑا حضوروں پالے ہُو
نام فقیر تنہاں دا باھُو جہڑا گھر وچ یار وکھالے ہُو

۱۱۳

ش شریعت دے دروازے اچے راہ فقر دا موری ہُو
عالم فاضل لنگھن نہ دیندے جو لنگھدا سو چوری ہُو
پٹ پٹ اٹاں وٹے مارن درد منداں دے کھوری ہُو
راز ماہی دا عاشق جانن باھُو کی جانن لوک اتھوری ہُو

۱۱۴

ص صفت ثنائیں مول نہ پڑھدے جو جا پہتے وچ ذاتی ہُو
علم عمل انہاں وچ ہووے جہڑے اصلی تے اثباتی ہُو
نال محبت نفس کٹھونیں، گھن رضا دی کاتی ہُو
چوداں طبق دلے دے اندر باھُو پا اندر دی جھاتی ہُو

۱۱۵

ص۔ صُورت نفس امارہ دی کوئی کتا گلر کالا ہُو
کُوکے نُوکے لہو پیوے منگے چرب نوالا ہُو
کھبّے پاسوں اندر بیٹھا دل دے نال سنبھالا ہُو
ایہہ بدبخت ہے وڈا ظالم باہُو کرسی اللہ ٹالا ہُو

۱۱۶

ص ضروری نفس کُتے نوں قیمہ قیمہ کچیوے ہُو
نال محبّت ذکر اللہ دَم دَم پیا پڑھیوے ہُو
ذکر کنوں رب حاصل تھیندا ذاتوں ذات دسیوے ہُو
دو ہیں جہان غلام تہاندے باہُو جنہاں ذات لبھیوے ہُو

۱۱۷

ط طالب غوث الاعظمؒ والے شالا کدے نہ ہوون ماندے ہُو
جیندے اندر عشق دی رتی سدا رہن کرلاندے ہُو
جینوں شوق ملن دا ہووے لے خوشیاں نت آندے ہُو
دو ہیں جہان نصیب تہاندے باہُو جہڑے ذاتی اسم کماندے ہُو

۱۱۸

ط طالب بݨ کے طالب ہوویں اوسے نوں پیا گانویں ہُو
سچا لڑ بادی دا پھڑ کے اوہو توں ہو جانویں ہُو
کلمے دا توں ذکر کماویں کلمیں نال نہانویں ہُو
اللہ تینوں پاک کریسی باہُو جے ذاتی اسم کمانویں ہُو

۱۱۹

ظ ظاہر ویکھاں جانی تائیں نالے دِسّے اندر سینے ہُو
برہوں ماری میں رَت پھراں مینوں ہس لوک نابینے ہُو
میں دل وِچوں ہے شوہ پایا لوک جاون مکّے مدینے ہُو
کہے فقیر میراں دا باہُو سب دلاندے وِچ خزینے ہُو

۱۲۰

ع علموں باجھوں فقر کماوے کافر مرے دیوانہ ہُو
سے ورہیاں دی کرے عبادت رہے اللہ کنوں بیگانہ ہُو
غفلت کنوں نہ کھلیس پردے دِل جاہل بُت خانہ ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں ملیا یار یگانہ ہُو

۱۲۱

ع۔ عقل فکر دی جا نہ کائی جتھے وحدت سر سبحانی ہُو
ناں اوتھے مُلاں پنڈت جوشی ناں اوتھے علم قرآنی ہُو
جدا احمد احد وکھالی ڈتا تاں کل ہووے فانی ہُو
علم تمام کیتونے حاصل باہُو کتاباں ٹھپ آسمانی ہُو

۱۲۲

ع۔ عشق مؤذن دتیاں بانگاں کنیں بلبل پیوسے ہُو
خون جگر دا کڈھ کراہاں وضو صاف کیتوسے ہُو
سُن تکبیر فنا فی اللہ والی مرن محال تھیوسے ہُو
پڑھ تکبیر تھیوسے واصل باہُو تداں شکر کیتوسے ہُو

۱۲۳

ع۔ عاشق پڑھن نماز پرم دی جیں وچ حرف نہ کوئی ہُو
جیہاں کیہاں نیّت نہ سکّے اوتھے دردمنداں دل ڈھوئی ہُو
اکھیں نیر تے خون جگر دا اوتھے وضو پاک کریوئی ہُو
جیبھ نہ ہلے تے ہوٹھ نہ پھڑکن باہُو خاص نمازی سوئی ہُو

۱۲۴

ع۔ عاشق ہوویں تے عشق کماویں دل رکھیں وانگ پہاڑاں ھُو
لکھ لکھ بدیاں تے ہزار الاہمے کر جانیں باغ بہاراں ھُو
منصور جیہے چُک سُولی دِتے جیہڑے واقف کُل اسراراں ھُو
سجدیوں سر نہ چائیے باھُو توڑیں کافر کہن ہزاراں ھُو

۱۲۵

ع۔ عاشق راز ماہی دے کولوں کدی نہ ہوون واندے ھُو
نیندر حرام تنہاں تے ہوئی جیہڑے اسم ذات کماندے ھُو
ہک پل مول آرام نہ کردے دینہہ رات وتن کرلاندے ھُو
جنہاں الف صحی کر پڑھیا باھُو واہ نصیب تنہاندے ھُو

۱۲۶

ع عاشق عشق ماہی دے کولوں نت پھرن ہمیشاں کھیوے ھُو
جنہاں جنید یاں جان ماہی نوں ڈتی اوہ دوہیں جہانیں جیوے ھُو
شمع چراغ جنہاں دل روشن اوہ کیوں بالن ڈیوے ھُو
عقل فکر دی پہنچ نہ کائی باھُو اوتھے فانی فہم پچیوے ھُو

۱۲۷

ع۔ عاشق دی دل موم برابر معشوقاں دل کاہلی ہُو
طاماں دیکھے تُر تُر تکّے جیو بازاں دی چالی ہُو
باز بے چارا کیونکر اُڈّے بیریں پیو سس دوالی ہُو
جیں دل عشق خرید نہ کیتا باہو دوہاں جہانوں خالی ہُو

۱۲۸

ع۔ عاشقاں ہکو وضو جو کیتا روز قیامت تائیں ہُو
وچ نماز رکوع سجود دے ہندے سنج صبائیں ہُو
ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں سبھ فقر دیاں جائیں ہُو
عرش کولوں سے منزل اگے باہُو پیا کم تہائیں ہُو

۱۲۹

ع۔ عشق دی بازی ہر جا کھیڈی شاہ گدا سلطاناں ہُو
عالم فاضل عاقل دانا کردا چا حیراناں ہُو
تنبو کھوڑ لتھا وچ دل دے چا جوڑ لیس خلوت خاناں ہُو
عشق امیر فقیر منیندے باہُو کیا جانے لوک بیگاناں ہُو

۱۳۰

ع- عشق دریا محبت دے وچ تھی مردانہ تریئے ہُو
جتھے لہر غضب دیاں ٹھاٹھاں قدم اتھائیں دھریئے ہُو
اوجھڑ جھنگ بلائیں بیلے ویکھ ویکھ نہ ڈریئے ہُو
نام فقیر تد تھیندا باہُو جد وچ طلب دے مریئے ہُو

۱۳۱

ع- عشق اسانوں لیاں جاتا لتھا ال مہاڑی ہُو
ناسوے ناں سون دیوے جیویں بال رہاڑی ہُو
پوہ ماہنہ منگے خربوزے میں کتھوں لیساں واڑی ہُو
عقل فکر دیاں بھل گیاں گلاں باہُو جد عشق وجائی تاڑی ہُو

۱۳۲

ع- عشق جہاندے ہڈیں رچیا اوہ رہندے چپ چپاتے ہُو
لوں لوں دے وچ لکھ زباناں اوہ پھردے گنگے باتے ہُو
اوہ کردے وضو اسم اعظم والتے دریا وحدت وچ ناتے ہُو
تدوں قبول نمازاں باہُو جد یاراں یار پچھاتے ہُو

۱۳۳

ع- عاشق سوئی حقیقی جھڑا قتل معشوق دے منّے ہُو
عشق نہ چھوڑے مکھ نہ موڑے توڑے سے تلواراں کھنّے ہُو
جِتول ویکھے راز ماہی دے لگے اوسے بنّے ہُو
سچّا عشق حسینؑ علی دا باہُو سر دیوے راز نہ بھنّے ہُو

۱۳۴

ع- عشق سمندر چڑھ گیا فلک تے کتول جہاز کچیوے ہُو
عقل فکر دی ڈونڈی نوں چا پہلے پور بوڑیوے ہُو
کڑکن کپڑ پوون لہراں جد وحدت وچ وڑیوے ہُو
جس مرنے تھیں خلقت ڈردی باہُو عاشق مرے تاں جیوے ہُو

۱۳۵

ع- عشق دی بھاہ ہڈاں دا بالن عاشق بیھ سیندے ہُو
گھت کے جان جگر وچ آرا ویکھ کباب تلیندے ہُو
سرگرداں پھرن ہر ویلے خون جگر دا پیندے ہُو
ہوئے ہزاراں عاشق باہُو پر عشق نصیب کہندے ہُو

۱۳۶

ع عشق ماہی دے لایاں اگیں انہاں لگیاں کون بجھاوے ہُو
میں کی جاناں ذات عشق دی کہیئے جہڑا در در جا جھکاوے ہُو
ناں خود سوّوے ناں سوّوَن دیوے ستھوں ستیاں آن جگاوے ہُو
میں قربان تنہاں دے باہُو جہڑا وچھڑے یار ملاوے ہُو

۱۳۷

ع- عشق دیاں اولڑیاں گلاں جہڑا شرع تھیں دور ہٹاوے ہُو
قاضی چھوڑ قضائیں جاون جد عشق طمانچا لاوے ہُو
لوک ایانے متیں دیون عاشقاں مت ناں بھاوے ہُو
مڑن محال تنہانوں باہُو جنہاں صاحب آپ بلاوے ہُو

۱۳۸

ع- عاشق شوہدے دل کھڑا یا آپ بھی نالے کھڑیا ہُو
کھڑیا کھڑیا ولیا ناہیں سنگ محبوباں دے رلیا ہُو
عقل فکر دیاں سب بھل گیا جد عشقے نال جا ملیا ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں عشق جوانی چڑھیا ہُو

۱۳۹

ع۔ عشق اسانوں لسیاں جاتا کر کے آوے دھائی ہُو
جتوں ویکھاں مینوں عشق دسیوے خالی جگہ نہ کائی ہُو
مرشد کامل ایسا ملیا جس دل دی تاکی لاہی ہُو
میں قربان اس مرشد باہُو جس دسیا بھیت الٰہی ہُو

۱۴۰

ع۔ عشق اسانوں لسیاں جاتا بیٹھا مار پتھلاّ ہُو
وچ جگر دے سنھ چالائیس کتیس کم اولاّ ہُو
جاں اندر وڑ جھاتی پائی ڈٹھا یار اکلاّ ہُو
باجھوں ملیاں مرشد کامل باہُو ہوندی نہیں تسلاّ ہُو

۱۴۱

ع۔ عاشق نیک صلاحیں لگدے تاں کیوں جاڑدے گھر نوں ہُو
بال مواتا بر بہوں والا نہ لاندے جاں جگر نوں ہُو
جان جہان سب بھل گیونیں بئی لوڑ ہوش صبر نوں ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں خون بخشیا دلبر نوں ہُو

۱۴۲

غ غوث قطب ہن اورے اوریرے عاشق جان اگیرے ہُو
جہڑی منزل عاشق پہنچن اوتھ غوث نہ پاون پھیرے ہُو
عاشق وچ وصال دے رہندے جنہاں لامکانی ڈیرے ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں ذاتوں ذات بسیرے ہُو

۱۴۳

ف فجری ویلے وقت سویلے نت آن کرن مزدوری ہُو
کانواں ہلاں ہکسی گلاں ترتجھی رلی چینڈوری ہُو
مارن چیخاں تے کرن مشقت پٹ پٹ سٹن انگوری ہُو
ساری عمر پٹیندیاں گزری باہُو کدی نہ پئی آ پوری ہُو

۱۴۴

ق قلب بلیاتاں کیا کجھ ہویا کیا ہویا ذکر زبانی ہُو
قلبی، روحی، خفی، سِری سبھے راہ حیرانی ہُو
شہ رگ توں نزدیک جلیندا یار نہ ملیوس جانی ہُو
نام فقیر تنہاندا باہُو جہڑے وسدے لامکانی ہُو

۱۴۵

ک۔ کل قبل کو یُسر کہندے کارن دُر بحر دے ہُو
شش زمین تے شش فلک تے شش پانی دے ترے ہُو
چھیاں حرفاں وچ سخن اٹھاراں دو دو معنی دھر دے ہُو
مرشد ہادی صحی کر سمجھایا باہُو اس پہلے حرف سطر دے ہُو

۱۴۶

ک۔ کلمے دی کل تد پیو سے جداں کل کلمے وچ کھولی ہُو
عاشق کلماں اوتھے پڑھدے جتھے نور نبیؐ دی ہولی ہُو
چوداں طبق کلمیں دے اندر کیا جانے خلقت بھولی ہُو
اسانوں کلماں پیر پڑھایا باہُو جند جان اوستے توں گھولی ہُو

۱۴۷

ک۔ کلمیں دی کل تداں پیو سے جداں کلمیں دل نوں پھڑیا ہُو
بے درداں نوں خبر نہ کوئی دردمنداں گل مڑھیا ہُو
کفر اسلام دی گل تداں پیو سے جداں بھن جگر وچ وڑیا ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں کلماں صحی کر پڑھیا ہُو

۱۴۸

ک کلمیں دی گل تداں پیوسے جداں مرشد کلماں دسیا ہُو
ساری عمر وچ کفر دے جالی بن مرشد دے دسیا ہُو
شاہ علی شیر بہادر وانگن وڈھ کلمیں کفر نوں سٹیا ہُو
دل صافی تاں ہووے باہُو جاں کلماں لوں لوں رسیا ہُو

۱۴۹

ک کلمے لکھ کروڑاں تارے ولی کیتے سے راہیں ہُو
کلمے نال بجھائے دوزخ جتھے اگ بلے ازگاہیں ہُو
کلمے نال بہشتیں جاناں جتھے نعمت سنج صباحیں ہُو
کلمے جیہی کوئی ناں نعمت باہُو اندر دوہیں سرائیں ہُو

۱۵۰

ک کلمے نال میں نہاتی دھوتی کلمے نال ویاہی ہُو
کلمے میرا پڑھیا جنازہ کلمے گور سہائی ہُو
کلمے نال بہشتیں جاناں کلمہ کرے صفائی ہُو
مڑن محال تنہاں نوں باہُو جنہاں صاحب آپ بلائی ہُو

۱۵۱

ک کن فیکون جدوں فرمایا اساں بھی کولوں ہاسے ہُو
ہکے ذات صفات ربیدی آہی ہکے جگ ڈھنڈیاسے ہُو
ہکے لامکاں مکان اساڈا ہکے آن بتاں وچ پھاسے ہُو
نفس پلیت پلیتی کیتی باہُو کوئی اصل پلیت تاں ناسے ہُو

۱۵۲

ک کیا ہویا بُت اودھر ہویا دل ہرگز دور نہ تھیوے ہُو
سے کوہاں میرا مرشد وسدا مینوں وچ حضور دسیوے ہُو
جنیدے اندر عشق دی رتی اوہ بن شرابوں کھیوے ہُو
نام فقیر تنہاں دا باہُو قبر جنہاں دی جیوے ہُو

۱۵۳

ک کوک دلا متاں رب سنّے چادر دمنداں ویاں آہیں ہُو
سینہ میرا دردیں بھریا اندر بھڑکن بھاہیں ہُو
تیلاں باجھ نہ بلن مشالاں درداں باجھ نہ آہیں ہُو
آتش نال یاراناں لاکے باہُو پھر اوہ سڑن کناہیں ہُو

۱۵۴

ک کامل مرشد ایسا ہووے جہڑا دھوبی وانگوں چھٹے ہُو
نال نگاہ دے پاک کریندا وچ سجّی صبُون نال گھتے ہُو
میلیاں نوں کر دیندا چٹا وچ ذرّہ میل نہ رکھے ہُو
ایسا مُرشد ہووے باہُو جہڑا لوں لوں دے وچ وسے ہُو

۱۵۵

ک کر عبادت پچھوتاسیں تینڈی عمراں چار دہاڑے ہُو
تھی سوداگر کر لے سودا جاں جاں ہٹ نال تاڑے ہُو
مت جانی دِل ذوق مٹے موت مریندی دھاڑے ہُو
چوراں سادھاں رل پور بھریا باہُو رب سلامت چاڑے ہُو

۱۶۵

گ گند ظلمات اندھیر غباراں راہ نیں خوف خطر دے ہُو
مکھ آبِ حیات منور چشمے اوتے سلے زلف عنبر دے ہُو
مکھ محبوب دا خانہ کعبہ جتھے عاشق سجدہ کردے ہُو
دو زلفاں وچ نین مصلّے جتھے چاروں مذہب ملدے ہُو
مثل سکندر ڈھونڈن عاشق اک پلک آرام نہ کردے ہُو
خضر نصیب جنہاں دے باہُو اوہ گھُٹ اوتھے جا بھردے ہُو

۱۵۷

گ گھے ساڈے رب صاحب والے کجھ نہیں خبر اصل دی ہُو
گندم دانہ بہتا چکھیا ہُن گل پئی ڈور ازل دی ہُو
پھاہی دے وچ میں پئی تڑپاں بلبل باغ مثل دی ہُو
غیر دے تھیں سٹ کے باہُو رکھئے امید فضل دی ہُو

۱۵۸

گ گودڑیاں وچ جال جنہاندی اوہ راتیں جاگن ادھیاں ہُو
سک ماہی دی ٹکن نہ دیندی لوک اٹھے دیندے بدیاں ہُو
اندر میرا حق تپایا اساں کھلیاں راتیں کڈھیاں ہُو
تن تھیں ماس جدا ہویا باہُو سوکھ جلائے ہڈیاں ہُو

۱۵۹

گ گیا ایمان عشقے دیوں یاروں ہو کر کافر رہیئے ہُو
گھت زنار کفر دا گل وچ بت خانے وچ بہیئے ہُو
جس خانے وچ جانی نظر نہ آوے اوتھے سجدہ مول نہ دیہئے ہُو
جاں جاں جانی نظر نہ آوے باہُو توڑے کلماں مول نہ کہیئے ہُو

۱۶۰

ل- لایحتاج جنہاں نوں ہویا فقر تنہاں نوں سارا ہُو
نظر جنہاں دی کیمیا ہووے اوہ کیوں مارن پارا ہُو
دوست جنہاندا حاضر ہووے دشمن لیٹ نہ وارا ہُو
میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں ملیا نبی سوہارا ﷺ ہُو

۱۶۱

ل- لکھن سکھیوئی تے لکھناں جاتا کیوں کاغذ کیتو زایا ہُو
قط قلم نوں مارناں جانئیں تے کاتب نام دھرایا ہُو
سبھ صلاح تیری ہوسی کھوٹی جاں کاتب دے ہتھ آیا ہُو
صحیح صلاح تنہاں دی باہُو جنہاں الف تے میم پکایا ہُو

۱۶۲

ل- لہٰ ھو غیری دھندے ہک پل مول نہ رہندے ہُو
عشق نے پٹے رُکھ جڑھاں تھیں اک دم ہول نہ سہندے ہُو
جیڑے تھر وانگ پہاڑاں آہے اوہ لون وانگوں گل دہندے ہُو
عشق سو کھالاجے ہوندا باہُو سبھ عاشق ہی بن بہندے ہُو

۱۶۳

ل۔ لوک قبر دا کرسن چارا لحد بناون ڈیرا ہُو
چٹکی بھر مٹی دی پاسن کرسن ڈھیرا چیرا ہُو
دے درود گھراں نوں ونجن کوکن شیرا شیرا ہُو
بے پرواہ درگاہ رب باہُو نہیں فضلاں باجھ نبیڑا ہُو

۱۶۴

ل۔ لوہا ہوویں پیا کٹیویں تاں تلوار سڈیویں ہُو
کنگھی وانگوں پیا چرلویں تاں زلف محبوب بھرلویں ہُو
مہندی وانگوں پیا گھوٹیویں تاں تلی محبوب رنگیویں ہُو
وانگ کپاہ پیا پنجیویں تاں دستار سڈیویں ہُو
عاشق صادق ہوویں باہُو تاں رس پریم دی پیویں ہُو

۱۶۵

م۔ مُوتو والی موت نہ ملی جیں وچ عشق حیاتی ہُو
موت وصال تھیسی ہک جدوں اسم پڑھیسی ذاتی ہُو
عین دے وچوں عین جو تھیوے دُور ہووے قرباتی ہُو
ہُو دا ذکر ہمیش سڑیندا باہُو دینہاں سکھ نہ راتی ہُو

۱۶۶

م- مرشد وانگ سنارے ہووے گھت کٹھالی گالے ھُو
پا کٹھالی باہر کڈھے بُندے گھڑے یا والے ھُو
کنیں خوباں دے تدّوں سہاون جدّوں کٹھے پا اُجالے ھُو
نام فقیر تنہاں دا باھُو جہڑا دم دم دوست سمہالے ھُو

۱۶۷

م- مرشد میںڈا حج مکّے دا رحمت دا دروازہ ھُو
کراں طواف دوالے قبلے نت ہووے حج تازہ ھُو
کن فیکون جدو کا سنیا مرشد دا دروازہ ھُو
مُرشد سدا حیاتی والا باھُو اوہو خضر تے خواجہ ھُو

۱۶۸

م مُرشد کامل اوہ سہڑیئے جہڑا دو جگ خوشی وکھاوے ھُو
پہلے غم ٹکڑے دا میٹے وت رب دا راہ سمجھاوے ھُو
اس کلر والی کندھی نوں چا چاندی بناوے ھُو
جس مرشد ایتھے کجھ نہ کیتا باھُو اوہ کوڑے لارے لاوے ھُو

۱۶۹

م۔ مرشد میرا شہباز الٰہی وِنج رلیا سنگ جیباں ھُو

تقدیر الٰہی چھکیاں ڈوراں کداں ملسی نال نصیباں ھُو

کوہڑیاں دے دکھ دور کریندا کرے شفا مریضاں ھُو

ہر اک مرض دا دارو تو ہیں باھُو کیوں گھتنائیں وس طبیباں ھُو

۱۷۰

م۔ مرشد مکّہ تے طالب حاجی کعبہ عشق بنایا ھُو

وچ حضور سدا ہر ویلے کریئے حج سوایا ھُو

ہر دم میتھوں جدا ناں ہووے دل ملنے تے آیا ھُو

مُرشد عین حیاتی باھُو میرے لوں لوں وچ سمایا ھُو

۱۷۱

م۔ مرشد وسّے سے کوہاں تے مینوں دسّے نیڑے ھُو

کی ہویا بت اوہلے ہویا پر اوہ وسّے وچ میرے ھُو

جنہاں الف دی ذات صحی کیتی اوہ رکھدے قدم اگیرے ھُو

نحن اقرب لبھ لیو سے باھُو جھگڑے کُل نبیڑے ھُو

۱۷۲

م۔ مرشد بادی سبق پڑھایا بن پڑھیوں بیا پڑھیوے ہُو
انگلیاں وچ کناں دے دتیاں بن سیتوں بیا سینتوے ہُو
نین نیناں دلوں تر تر تکدے بن ڈٹھیوں بیا ڈیٹھوے ہُو
باہو ہر خانے وچ جانی وسدا کن سراوہ رکھیوے ہُو

۱۷۳

م۔ مرشد باجھوں فقر کماوے وچ کفر دے بڈے ہُو
شیخ مشائخ ہو بہندے حجرے غوث قطب بن اُڈے ہُو
تسبیحاں نپ بہن مسیتی جویں موش بہنڈا وڈ کھڈے ہُو
رات اندھاری مشکل پینڈا باہُو سُئے سُئے آدن ٹھڈے ہُو

۱۷۴

م۔ مال تے جان سب خرچ کراہاں کر دیئے خرید فقیری ہُو
فقر کنوں رب حاصل ہووے کیوں کیجے دلگیری ہُو
دنیا کارن دین ونجاون کوڑی شیخی پیری ہُو
ترک دنیا تھیں قادری کیتی باہُو شاہ میراں دی میری ہُو

۱۷۵

م- میں کوجھی میرا دلبر سوہنا میں کیونکر اس نوں بھانواں ہُو
ویہڑے ساڈے وڑدا ناہیں پئی لکھ وسیلے پانواں ہُو
ناں میں سوہنی ناں دولت پلے کیونکر یار مناواں ہُو
ایہہ دُکھ ہمیشاں رہسی باہُو روندڑی ہی مر جانواں ہُو

۱۷۶

م- مذہباں دے دروازے اُچے راہ ربانا موری ہُو
پنڈتاں تے ملوانیاں کولوں چھپ چھپ لنگھیئے چوری ہُو
اڈیاں مارن کرن بکھیڑے دردمنداں دے کھوری ہُو
باہُو چل اُتھائیں وسیئے جتھے دعویٰ ناں کس ہوری ہُو

۱۷۷

م- میں شہباز کراں پروازاں وچ دریا کرم دے ہُو
زباں تاں میری کن برابر موڑاں کم قلم دے ہُو
افلاطون ارسطو جہیں میرے اگے کس کم دے ہُو
حاتم جہیں لکھ کروڑاں در باہُو دے منگدے ہُو

۱۷۸

ن نال کوسنگی سنگ نہ کریئے کل نوں لاج نہ لائیے ہُو
تمے تربوز مول نہ ہوندے توڑے توڑ مکّے لے جائیے ہُو
کانواں دے بچے ہنس نہ تھیندے توڑے موتی چوگ چگائیے ہُو
کوڑے کھوہ نال مٹھے ہوندے باہُو توڑے سے منّاں کھنڈ پائیے ہُو

۱۷۹

ن نہیں فقیری جھلیاں مارن ستیاں لوک جگاون ہُو
نہیں فقیری وہندیاں ندیاں سکیاں پار لنگھاون ہُو
نہیں فقیری وچ ہوا دے مصلّے پا ٹھیراون ہُو
فقیری نام تنہاندا باہُو جہڑے دل وچ دوست ٹکاون ہُو

۱۸۰

ن ناں رب عرش معلّے اُتے ناں رب خانے کعبے ہُو
ناں رب علم کتابیں لبھا ناں رب وچ محرابے ہُو
گنگا تیر تھیں مول نہ ملیا مارے پینڈے بے حسابے ہُو
جد دا مرشد پھڑیا باہُو چھٹے سب عذابے ہُو

۱۸۱

ن ناں میں عالم ناں میں فاضل ناں مفتی ناں قاضی ہُو
ناں دل میرا دوزخ منگے ناں شوق بہشتیں راضی ہُو
ناں میں تریہے روزے رکھے ناں میں پاک نمازی ہُو
باجھ وصال اللہ دے باہُو دنیاں کوڑی بازی ہُو

۱۸۲

ن ناں میں سنی ناں میں شیعہ میرا دوہاں توں دل سڑیا ہُو
مک گئے سبھ خشکی پینڈے جدوں دریا رحمت وچ وڑیا ہُو
کئی من تارے تر تر ہارے کوئی کنارے چڑھیا ہُو
صحیح سلامت چڑھ پار گئے باہُو جنہاں مرشد دا لڑ پھڑیا ہُو

۱۸۳

ن ناں اوہ ہندو ناں اوہ مومن ناں سجدہ دیْن مسیتی ہُو
دم دم دے وچ ویکھن مولا جنہاں قضا نہ کیتی ہُو
آہے دانے تے بنے دیوانے جنہاں ذات صحی ونج کیتی ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں عشق بازی چُن لیتی ہُو

۱۸۴

ن۔ ناں میں جوگی ناں میں جنگم ناں میں چلا کمایا ہُو
ناں میں بھج مسیتیں وڑیا ناں تسبا کھڑکایا ہُو
جو دم غافل سو دم کافر مرشد ایہہ فرمایا ہُو
مرشد سوہنی کیتی باہُو پل وچ جا پہنچایا ہُو

۱۸۵

ن نفل نمازاں کم زناناں روزے صرفہ روٹی ہُو
مکے دے ول سوئی جاندے گھروں جنہاں تروٹی ہُو
اچیاں بانگاں سوئی دیون نیت جنہاندی کھوٹی ہُو
کی پرواہ تنہاں نوں باہُو جنہاں گھر وچ لدھی بوہٹی ہُو

۱۸۶

ن۔ ناں کوئی طالب ناں کوئی مرشد سب دلاسے مٹھے ہُو
راہ فقر دا پرے پریرے سب حرص دنیا دے کٹھے ہُو
شوق الٰہی غالب ہویاں جندمرنے تے اوٹھے ہُو
باہُو جیں تن بھڑکے بھابر سوندی اوہ مرن تر ہائے بھکھے ہُو

۱۸۷

ن۔ ناں میں سیر ناں پا چھٹا کی ناں پوری سیر ساہی ہُو
ناں میں تولہ ناں میں ماسا ہِن گل رتیاں تے آئی ہُو
رتی ہونواں ونج رتیاں تُلاں اوہ بھی پوری ناہی ہُو
وزن تول پورا دنج ہوسی باہُو جداں ہوسی فضل الٰہی ہُو

۱۸۸

ن۔ نیڑے وسن دُور دسیون دیڑھے ناہیں وڑدے ہُو
اندروں ڈھونڈن داول نہ آیا مورکھ باہروں ڈھونڈن چڑھدے ہُو
دور گیاں کجھ حاصل ناہیں شوہ لبھے وچ گھر دے ہُو
دل کر صیقل شیشے وانگوں باہُو دور تھیون کُل پردے ہُو

۱۸۹

ن وحدت دے دریا اُچھلے تھل جل جنگل رینے ہُو
عشق دی ذات منیندے ناہن سانگاں تھل تپینے ہُو
رنگ بھبھوت منیندے ڈٹھے سے جوان لکھینے ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جیہڑے ہوندیاں ہمت بینے ہُو

۱۹۰

و۔ وحدت دے دریا اُچھلے ہک دل صحی نہ کیستی ہُو
ہک بت خانے واصل تھیئے ہک پڑھ پڑھ رہے مسیتی ہُو
فاضل چھڈ فضیلت بیٹھے عشق بازی جاں لیستی ہُو
ہرگز رب نہ مِلدا باہُو جنہاں ترٹی چوڑ نہ کیستی ہُو

۱۹۱

و۔ وحدت دا دریا الٰہی جتھے عاشق لیندے تاری ہُو
مارن ٹبیاں کڈھن موتی آپو آپی واری، ہُو
دُرِ یتیم وچ لئے لشکارے جیوں چن لاٹاں ماری ہُو
سو کیوں نہیں حاصل بھرڈے باہُو جھڑے نوکر نیں سرکاری ہُو

۱۹۲

و۔ ونجنْ سر تے فرض ہے مینوں قول قالوا بلیٰ دا کر کے ہُو
لوک جانے متفکر ہوئیاں وِچ وحدت دے وڑ کے ہُو
شوہ دیاں ماراں شوہ ونج لبھساں عشق تلہ سر دھر کے ہُو
جیوندیاں شوہ کسے نہ پایا باہُو جیں لدھا تیں مر کے ہُو

۱۹۳

و۔ ویہہ ویہندیاں تارو ہوئیاں بمبل چھوڑے کاہاں ہُو
یار اسا ڈا رنگ محلیں در تے کھلے سکا ہاں ہُو
ناں کوئی آوے نہ کوئی جاوے اسیں کیں ہتھ لکھ منجاہاں ہُو
جے خبر جانی دی آوے باہُو کھڑ کلیاں پھل تھاہاں ہُو

۱۹۴

ھ۔ ھُو، دا جامہ پہن کرا ہاں اُسم کماوَن ذاتی ہُو
کُفر اسلام مقام نہ منزل ناں اوتھے موت حیاتی ہُو
شاہ رگ تھیں نزدیک لدّھو سے پا اندر جھاتی ہُو
اوہ اساں وچ اسیں انہاں وچ باہُو دور رہی قرباتی ہُو

۱۹۵

ھ۔ ہک جاگن ہک جاگ نہ جانن ہک جاگدیاں ہی سُتے ہُو
ہک ستیاں جا واصل ہوئے ہک جاگدیاں ہی مُٹھے ہُو
کے ہویا جے گھگو جاگے جہڑا لیندا ساہ اپُٹھے ہُو
میں قربان تنہاں توں باہُو جنہاں کھوہ پریم دے جُتّے ہُو

۱۹۶

ھ۔ ہک دم سجن تے لکھ دم دیری ہک دم دے یارے مردے ہُو
ہک دم پچھے جنم گوایا چور بنے گھر گھر دے ہُو
لائیاں دا او قدر جانن جہڑے محرم ناہیں سِر دے ہُو
سو کیوں دھکے کھاون باہُو جہڑے طالب سچے در دے ہُو

۱۹۷

ھ۔ ہر دم شرم دی تند تروڑے جاں ایہہ چھوڈک بلّے ہُو
کجھ رک بالاں عقل دا دیوا ہنیوں برہوں انھیری جھلّے ہُو
اُجڑ گیاندے بھیت نیارے لکھ لعل جواہر رُتّے ہُو
دھوتیاں داغ نہ لہندے باہُو جہڑے رنگ محبتی دُھلّے ہُو

۱۹۸

ھ- ہس ڈے کرے ووٹ لیوتی تینوں دتا کس دلاسا ہُو
عمر بندے دی اینویں وہانی جیویں پانی وچہ پتاسا ہُو
سو ڑی اسامی رُت گھتیں پلٹ نہ سکیں پاسا ہُو
ایتھوں صاحب لیکھا منگسی باہُو رتی گھٹ نہ ماسا ہُو

۱۹۹

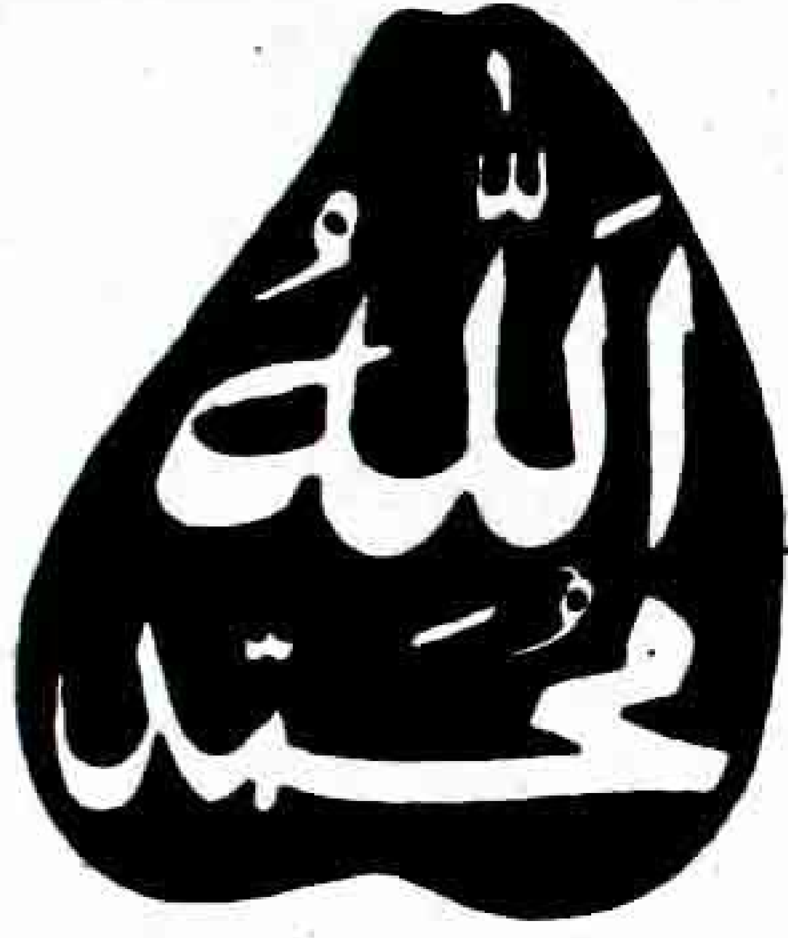
ھ- بور دُوانہ دل دی کاری کلماں دل دی کاری ہُو
کلماں دور زنگار کریندا کلمیں میل آتاری ہُو
کلماں ہیرے، لعل، جواہر، کلماں ہٹ پساری ہُو
ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں باہُو کلماں دولت ساری ہُو

۲۰۰

ھ- ہکی ہکی پیڑ کولوں کُل عالم کوکے عاشقاں لکھ بہتیر سہیڑی ہُو
جتھے ڈُھہن رڑھن دا خطرہ ہووے کون چڑھے اس بیڑی ہُو
عاشق چڑھدے نال صلاحاں دے اونہاں تارے برچ بھیڑی ہُو
جتھے عشق پیا تلدا نال تیں دے باہُو اتھے عاشقاں لذت نکھیڑی ہُو

۲۰۱

ے- یار یگانہ ملسی تینوں جے سر دی بازی لائیں ہُو
عشق اللہ وچ ہو مستانہ ہُو ہُو سدا الائیں ہُو
نال تصور اسم اللہ دے دم نوں قید لگائیں ہُو
ذاتے نال جاں ذاتی رلیا تد باہُو نام سدائیں ہُو



نور الھدیٰ کلاں

تصنیفِ لطیف

سرِ اسرارِ ذاتِ یاھُو سُلطان الفقر محمد باھُو فنا فی ذاتِ یاھُو قدس سرہ

زیرِ سرپرستی

الحاج حضرت سلطان غلام جیلانی صاحب مدظلہ سجادہ نشین دربار باھُو سُلطان قدس سرہ

شبیر برادرز۔ ۴۰ اُردو بازار۔ لاہور

سیرتِ محمدیہ

ترجمہ

مواہبِ لدنیہ

تصنیف

شیخ المورخین حضرت امام احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب القسطلانی الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ترتیب و تدوینِ جدید

مکرم جناب محمد عبدالستار طاہر مسعودی زید مجدہٗ

تحریک

مولانا محمد منشا تابش قصوری

صدر ادارہ ریاض المصنفین لاہور

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور